THE AL FAZL QADIAN

وقل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع

اب گیا وقت | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | ...کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

فہرست

نمبر ۹۳-۹۴ | مورخہ ۲۹ مئی و یکم جون ۲۲ء | یوم دوشنبہ و پنجشنبہ | مطابق یکم و ۴ شوال ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

دارالامان میں آخری عشرہ رمضان

آخری عشرہ رمضان المبارک دارالامان میں خدا تعالےٰ کے برکات اور فیوض کے نزول کا خاص عشرہ تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور درس قرآن کا خاص انتظام شروع رمضان سے ہی نہایت عمدگی کے ساتھ تھا جسمیں مرد اور عورتیں بطایت پرُ کثیر تعداد میں شامل ہوتی رہیں۔ آخری ایام میں مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں معتکفین زاہدان شب زندہ دار کا نہایت مؤثر اور دلکش نظارہ تھا۔ ۲۷ر رمضان المبارک کو بعد نماز عشا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ان اصحاب کے اسماء کی ایک فہرست مرتب کرنے کا ارشاد فرمایا جنھوں نے حضور کی خدمت میں اسدن دعا کی درخواست کی تھی تاکہ رات کو ان کے لئے دعا کی جائے۔ اسپر اور کئی اصحاب کو اپنے نام لکھوانے کا موقع میسر آگیا۔ اور ایک بہت بڑی فہرست تیار ہو گئی ٭

۲۹ر رمضان المبارک کو جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس قرآن کریم جو روزانہ ایک پارہ ہوتا تھا ختم ہوا۔ اس دن بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ مرد اور عورتیں مسجد اقصیٰ میں دعا کے لئے جمع ہوں۔ اسپر مسجد میں بہت بڑا مجمع ہو گیا حضور نے پہلے سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا درس دیتے ہوئے ہر ایک سورہ کے دو دو معنی بیان فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا کہ آج ارادہ تو یہ کیا تھا کہ ہر سورۃ کے کم از کم پانچ پانچ معنے بیان کروں گا۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے دو دو بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں ٭

درس کے بعد دعا کرنے سے قبل فرمایا کہ سب لوگ قبلہ رخ بیٹھ جائیں۔ اور دعا کرنے سے قبل سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ لیں۔ خود حضور محراب مسجد میں بیٹھ گئے اور دعا شروع ہوئی۔ جو مسلسل ۴۵ منٹ تک ہوتی رہی اس دوران میں خشوع وخضوع کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کے الحاح و زاری نے مسجد میں ایک خاص گونج پیدا کر دی جسے سنکر بعض ہندو وغیرہ بھی مسجد میں آگئے ٭

۲۹ر کو چاند دیکھنے کی کوشش کی گئی۔ اور ایک دو اصحاب نے کہا کہ انھوں نے دیکھا ہے۔ لیکن انہیں بھی چونکہ اپنی رویت پر پورا وثوق نہ تھا۔ اسلئے پختہ خبر

لاسفنے کے لئے راتوں رات بٹالہ آدمی بھیجا گیا۔ مگر وہاں سے بھی یہی اطلاع آئی۔ کہ کسی جگہ چاند دیکھنے کی اطلاع تار وغیرہ کے ذریعہ نہیں پہنچی۔ اس طرح پورے تیس روزے ہوئے۔ اور عید ۲۹ مئی کو ہوئی ۲۸ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان فرمایا کہ آج کی رات بھی لوگ اسی طرح سحری کو جاگیں۔ جس طرح رمضان کے دنوں میں جاگتے رہے ہیں۔ اور اٹھ کر تہجد پڑھیں ؛

نماز عید حضرت مسیح موعود کے باغ میں ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ پڑھی گئی۔ مستورات کے لئے مردوں کے پیچھے پردہ دار جگہ بنائی گئی تھی۔ نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گھنٹہ کے قریب خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو مفصل انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شائع ہو گا۔ اس میں اعلان فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ کہ عید کے بعد چھ دن کے لگاتار روزے رکھتے تھے ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس سنت کو زندہ کرے۔ اور جو لوگ معذور نہیں اور روزہ رکھ سکتے ہیں۔ روزے رکھیں بہتر تو یہی ہے۔ کہ عید کے بعد متواتر چھ دن روزے رکھے جائیں۔ لیکن اگر کوئی اس ماہ میں وقفوں کے بعد چھ روزے رکھنے چاہے۔ تو رکھ سکتا ہے خطبہ کے بعد دعا کی گئی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے مصافحہ ہوا۔ اور لوگ گھروں کو واپس آگئے ؛

اخبار احمدیہ

نتیجہ استحان ایس ایل سی تعلیم الاسلام ہائی سکول

اس سے قبل ہائی سکول کے ۱۹ طلباء کے پاس ہونے کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب ہم نہایت خوشی سے یہ خبر شائع کرتے ہیں کہ ۷ طلباء اور امتحان ایس۔ ایل۔ سی میں پاس ہوئے ہیں۔ یعنی کل ۳۳ طلباء میں سے ۲۶ پاس ہوئے۔ امتحان ایس۔ ایل۔ سی میں پاس ہونے والے طلباء کے نام حسب ذیل ہیں:-

محمد حسین احمدی پنڈ دادنخان ۴۲۴
مرزا عبد القیوم احمدی ترگڑی ضلع گجرانوالہ ۳۰۱
جگن ناتھ ۴۱۵ پنڈت ہیمراج ۳۷۴
ملا سنگھ ۳۱۸ ؛

خاکسار قاضی عبد اللہ ہیڈ ماسٹر قادیان

حج نیابت

اگر کوئی احمدی بھائی حج نیابت کرانا چاہتے ہوں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح کے صیغہ ڈاک کے افسر صاحب کو جلدی اطلاع دیں۔

ولادت

مورخہ ۲۱ رمضان المبارک کو خاکسار کے ہاں خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خداوند کریم اس بچہ کو خادم دین بنائے۔

> **اگلا پرچہ وی پی ہوگا**
>
> جن اصحاب کی قیمت ۱۰ مئی میں ختم ہوتی ہے ان کے نام اگلا پرچہ وی پی آئیگا۔ بہ تاکید درخواست ہے کہ کوئی صاحب وی پی واپس کرکے نقصان نہ پہنچائیں ؛
>
> (مینیجر الفضل قادیان)

خاکسار محمد علی ٹھیکیدار ریشہ از داہی حسین (بہاولپور)

(۲) ۶ مئی کو عاجز کے گھر لڑکی تولد ہوئی نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا مولودہ کو والدین کیلئے مبارک کرے۔

خاکسار محمد عبد الرحمٰن کلرک حیدرآباد سندھ

(۳) بندہ کے ہاں مورخہ ۲۴ مئی کو فرزند تولد ہوا ہے احباب دعا کریں خدا اُسے نیک اور صالح بنائے۔

خاکسار شاد یخان احمدی مقام گناچور ضلع جالندھر

درخواست دُعا

اخبار الفضل کے ناظرین و دیگر تمام احمدی بزرگوں اور دوستوں سے عرض ہے کہ عاجز کے لئے درد بھرے دل سے دُعا فرمادیں کہ خداوند تعالیٰ مجیب الدعوات مجھے ایک نیک مقصد میں کامیاب فرمائے۔ اور اس کا انجام بخیر کرے اللھم آمین ثم آمین۔ خاکسار بھی دعا کرنیوالے کے لئے انشاء اللہ دعا کریگا۔ عاجز سید صمصام الدین احمدی از سونگھڑہ (کٹک)

(۲) احباب کرام للہ عاجز کے واسطے خاص طور سے دعا فرمادیں کیونکہ بندہ کو ایک بڑا ابتلاء درپیش ہے۔

بندہ محمد طفیل۔ احمدی اوورسیر بغداد

(۳) احباب میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا خادم بنائے۔ اور دنیاوی مشکلات دور فرمائے۔

خاکسار دوست محمد سوداگر چرم لاہور۔

(۴) بندہ پورے نو ماہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ لہذا ملتمس ہوں کہ احباب خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور میری تکالیف دور کرے۔ عبد العزیز احمدی ؛

(۵) آجکل اس عاجز کو چند ایک ضروری مقاصد کے لئے دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ جملہ برادران از راہ کرم للہ درد دل سے دعا فرمادیں۔ تا مولا کریم اپنے فضل سے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ خاکسار نیاز محمد احمدی سب انسپکٹر پولیس حیدرآباد سندھ۔

(۶) ملتمس ہوں کہ خاکسار اور منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ الخ اور ان کی لڑکی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ منشی صاحب بیماری کی وجہ سے عرصہ سے سخت لاچار اور تکلیف میں ہیں۔

خاکسار رشید احمد ارشد عفا اللہ عنہ سیالکوٹ شہر

(۷) میری لڑکی چھ ماہ سے سخت بیمار ہے جملہ احمدیوں سے التجا ہے کہ درد دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت دیوے دوسرے میں ابتلا میں مبتلا ہوں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ شیخ محمد یوسف احمدی ٹھیکیدار کنٹریکٹ کمپ انبالہ

(۸) خاکسار عرصہ دس ماہ سے محکمانہ تکالیف میں سخت مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبد الحکیم خان پٹیالہ

(۹) حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کی اہلیہ اور ہمشیرہ صاحبہ سخت علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ ملک عبد العزیز از قادیان

(۱۰) خاکسار کیلئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ عاجز کے تمام قصور معاف فرما کر راضی ہو۔ اور روحانی اور جسمانی امراض سے نجات دیکر دین کی خدمت کا موقع دے۔ خاکسار غلام علی سعد اللہ پور

(۱۱) بندہ کے بڑے بھائی جو کہ علاقہ مدراس میں اوورسیر ہیں۔ آجکل سخت ابتلاء میں ہیں۔ احباب ان کیلئے درد دل سے دعا فرمادیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۹ مئی و یکم جون ۱۹۲۲ء

"پیغام" کی غلط بیانی

نومبر ۱۹۲۱ء میں مولوی محمد علی صاحب نے "ایک ضروری اعلان" "بعد مشورہ احباب" شائع کیا تھا۔ جسمیں اپنے ہمخیالوں کو نصیحت کی تھی کہ:۔

"کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے"

لیکن پیغام صلح نے مولوی صاحب کی اس تلقین کی جسقدر مٹی پلید کی ہے۔ شاید ہی ان کی کسی اور بات کی کی ہوگی اسوقت تک متعدد مثالیں ایسی پیش کی جا چکی ہیں جنمیں پیغام صلح نے اور تو اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق سخت دل آزار اور شرافت سے بعید الفاظ استعمال کئے اور تعجب ہے۔ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے لکھنے کو تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ "خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں اور خواہ اس کی طرف سے رنجیدہ کلمات سننے پڑیں" تو بھی کسی شخص کے متعلق ذاتی حملے اور دل آزار کلمات استعمال نہ کئے جائیں لیکن پیغام صلح میں امام جماعت احمدیہ پر ذاتی حملے ہوتے اور دل آزار کلمات استعمال کئے جاتے دیکھ کر اتنا بھی تو نہیں کر سکے کہ پیغام کے نئے ایڈیٹر صاحب سے بھی اسی قسم کا اعلان کرا دیں جس قسم کا پہلے ایڈیٹر سے انہوں نے اپنے مذکورہ بالا اعلان پر کرایا تھا۔ اگرچہ اس اقرار کی جو یہ تھا کہ "مدیر اخبار پیغام صلح انشاء اللہ العزیز آیندہ حتی الوسع ان حدود کی حفاظت کریگا" کبھی پابندی نہ کی گئی۔ لیکن اب تو معلوم ہوتا ہے۔ نئے ایڈیٹر صاحب نے یہ سمجھ کر کہ جب اقرار کرنے والے نے اپنے الفاظ کی پابندی نہ کی۔ تو وہ کیوں کریں۔ شرافت اور انسانیت کو بالکل بالائے طاق رکھ کر نہایت دل آزار روش اختیار کر لی ہے۔ جیسا کہ ۲ مئی ۱۹۲۲ء کے پیغام سے ظاہر ہے اس میں "یاد بخیر" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہوا ہے جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر یہ الزام لگاتے ہوئے کہ "آئے دن نئے نئے عقائد آپ کے دماغ سے نکلتے اور مریدوں کے نعرہ ہائے سبحان اللہ اور واہ واہ سے مؤید ہو کر دنیا میں اشاعت پاتے ہیں" اس کے ثبوت میں غیر احمدیوں کو احمدی لڑکی دینے کی ممانعت کو پیش کیا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ بہتان باندھا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور دوسرے کو ایسا ہی کرنے پر اسلئے کچھ نہ کہا کہ اس نے پانسو روپے کی رقم آپ کو دیدی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اسی عقیدہ (یعنی غیر احمدی کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے) پر زور دیتے ہوئے جناب میاں صاحب نے ایک مرتبہ اعلان کیا تھا۔ کہ ان کے ایک غریب مرید نے ایک غیر از جماعت کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کی تھی۔ تو ہم نے اس کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اس کی توبہ تک بھی قبول نہ کی۔

انہی دنوں میں اتفاق سے میاں صاحب کے ایک لاہوری مرید میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر از جماعت مسلمان سے کیا۔ اور ساتھ ہی قادیان جا کر پانسو روپیہ بھی خلافت مآب کے آگے دہر دیا"

اگرچہ بغیر کسی ثبوت کے اس قسم کا روپیہ دینے کا ذکر کرنا بھی کوئی شریفانہ فعل نہیں۔ لیکن خیر اسے چھوڑ کر آگے جو کچھ لکھا گیا ہے اسے ملاحظہ کیجئے۔ اور ایڈیٹر صاحب پیغام کی تہذیب کی داد دیجئے۔ لکھا ہے:۔

"ہم نے اسی وقت میاں صاحب کو یاد دہانی کرائی اور ان کا سابقہ عمل یاد دلاتے ہوئے استدعا کی۔ کہ ان لاہوری مرید صاحب کو بھی جماعت سے خارج کیجئے۔ اس مضمون کے خطوط ہم نے رجسٹری کرا کر میاں صاحب کو روانہ کئے۔ لیکن ہمیں خبر نہ تھی۔ کہ پانسو روپیہ کا نشہ بھی آخر کچھ چیز ہوتا ہے۔ جو آپ جیسے پیران پارسا پر بھی اسقدر اثر رکھتا ہے کہ آپ کے اپنے بنائے ہوئے اصول بھی اس سے ٹوٹ جاتے ہیں آپ بھی سمجھتے ہیں۔ ایک غریب مرید اگر اسقدر روپیہ فراہم نہیں کر سکا۔ تو اس کی خشک توبہ کو کوئی کیا کرے۔ اور اگر کسی نے پیر کے علی الرغم [illegible] کر کے حضرت زر کی شکل اسکو دکھا دی تو اسپر غصہ آئے تو کیوں؟"

ان الفاظ کو پڑھ کر کیا مولوی محمد علی صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ ان کے "ضروری اعلان" کی تلقین کے مطابق ہیں یا خلاف۔ اگر مطابق ہوں تو خیر سمجھ لیا جائے گا کہ "ذاتی حملے" اور "دل آزار الفاظ" کا ان کے نزدیک وہ مفہوم نہیں۔ جو ساری دنیا سمجھتی ہے۔ لیکن اگر خلاف ہوں تو کیا وہ اعتراف فرمائینگے۔ کہ ان کے ساتھیوں کی عادت میں درشت کلامی اور دل آزاری اس قدر داخل ہو چکی ہے کہ ان کے کہنے پر بھی اس سے باز نہیں رہ سکتے۔ اور ان کے اعلان کو علی الاعلان پاؤں تلے روندنے سے دریغ نہیں کرتے۔

مولوی محمد علی صاحب کو ان کا اعلان یاد دلا کر اتنا ہی عرض کرنے کے بعد ہم پیغام صلح کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور سب سے اول یہ بتلاتے ہیں کہ چونکہ غیر احمدی کو لڑکی دینے کی ممانعت حضرت خلیفۃ المسیح نے نہیں کی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اسی کی پابندی کرانا چاہتے ہیں۔ اسلئے پیغام کا یہ الزام کہ آپ نے یہ نیا عقیدہ بنا لیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے صاف اور واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے۔ اگر ملے۔ تو بے شک لو۔ لینے میں حرج نہیں دینے میں گناہ ہے"

(الحکم - ۱۴ - اپریل ۱۹۰۸ء)

ان الفاظ کو پڑھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی نہ دینے کا عقیدہ حضرت خلیفہ ثانی نے ایجاد کیا ہے۔ لیکن پیغام صلح کو کیا کہا جائے۔ جو ایک طرف تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم عدل ماننے کا دعویدار ہے۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو سامنے رکھ کر مسیح موعود کے صریح ارشاد پر تمسخر اڑانا ضروری سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی قدر و منزلت نہیں رہی۔ اسلئے آپ کا ہر وہ ارشاد جسے اپنی نفسانی جذبات کے خلاف پاتے ہیں۔ رد کر دیتے ہیں اور بہانہ یہ بناتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی طرف سے یہ عقیدہ ایجاد کیا ہے ؛

اس امر کا ثبوت دینے کے بعد کہ غیر احمدیوں کے ہاں احمدیوں کو اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنے کی ممانعت حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ پیغام کے اس بہتان کی بھی تردید کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ لاہور کے میاں شمس الدین نے چونکہ خلیفۃ المسیح کو پانچ سو روپیہ نہ دیا تھا۔ اسلئے جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹی بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا ہے۔ کہ میاں شمس الدین نے کوئی پانسو روپیہ مجھے نہیں دیا۔ اور نہ مجھے یہ معلوم ہے۔ کہ وہ اتنا روپیہ دینے کے لئے کبھی یہاں لائے اگر پیغام کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت ہے۔ تو پیش کرے۔ لیکن ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح آج تک دوسرے افتراؤں اور کذب بیانیوں کا پیغام کوئی کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکا۔ اسی طرح اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں دے سکیگا ؛

اس قسم کے بہتانوں اور کذب بیانیوں سے پیغام کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مولوی محمد علی صاحب کے ماتھے سے کلانک کا وہ ٹیکا دور ہو جائیگا۔ جو قادیان سے قیمتی کتب اور قرآن کے ترجمہ سے جسے انہوں نے صدر انجمن کا تنخواہ دار ملازم رہ کر کیا تھا۔ قبضہ جمالینے سے لگ چکا ہے۔ اور اپنے امیر کی دیانت اور امانت پر قیاس کر کے بغیر ثبوت کسی پر الزام نہ لگانا چاہیئے۔ اس قدر جرأت مولوی محمد علی صاحب کو ہی ہو سکتی ہے کہ ایسے مال پر قبضہ جمالیں جو ان کا نہ ہو۔ اور جس کے دینے کے وہ اخلاقاً قانوناً شرعاً ذمہ دار ہوں کیا پیغام کے پاس کوئی ایسی وجہ ہے جس کی بنا پر وہ مولوی محمد علی صاحب کا مذکورہ بالا دیانت و امانت کے مطابق ثابت کر سکتا ہے ؛

تحفہ پرنس آف ویلز پر اخبار سول کا ریویو

انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے ۱۸ - اپریل ۲۲ء کے تحفہ شہزادہ ویلز پر حسب ذیل ریویو کیا ہے۔

"اگرچہ کتاب میں واضح طور پر یہ بیان نہیں کیا گیا لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کتاب جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کی تصنیف ہے۔ اور وہ اپنے پیرووں کے اصول اور عقائد کو نہایت صفائی کے ساتھ مدلل طور پر بیان کرنے پر قابل مبارکباد ہیں جماعت احمدیہ (باوجود اپنے عقائد کے) اسلام کی پابند ہے اور قرآن کو پورے طور پر قبول کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ جماعت بائبل (جو عیسائیت کی بنیاد ہے) کے بعض حصہ قبول کرتی ہے۔ جس امر میں یہ جماعت موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مسیح کی آمد ثانی کا تا حال انتظار کرنا چاہیئے۔ بلکہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ پنجاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات میں جو کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو چکے ہیں اور جماعت کا موجودہ امام جن کا دوسرا جانشین ہے یہ بات پوری ہو چکی ہے ؛

اس کتاب کی اعلیٰ درجہ کی چھپی ہوئی مجلد کاپی ہزرائل ہائنس پرنس آف ویلز کی خدمت میں ان کی آمد پنجاب کے موقع پر بطور تحفہ پیش کی گئی تھی۔ جسے انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔ اس کتاب کا پہلا حصہ جماعت کی گذشتہ چند سال کی ترقی کے ذکر پر مشتمل ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح ہمیشہ سے گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اس جماعت کی تعلیم کا حصہ رہی ہے۔ اس کتاب کا اصل حصہ بائبل کے عہد نامہ قدیم اور جدید دونوں کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر اور تشریح ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہر شخص اسکو بغور پڑھے خواہ وہ اس تشریح و تفسیر سے متفق ہو خواہ اس سے اختلاف رکھتا ہو۔ اس سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ احمدیہ جماعت ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے جس نے کہ سچا مذہب اختیار کیا ہے۔ اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نہایت ہی قابلیت اور علمیت کے ساتھ اپنے دلائل کو احسن طور سے ہیں پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں پرنس آف ویلز اور انکی تمام رعایا سے احمدیہ عقائد قبول کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ہز رائل کو جو خوش آمدید کہا گیا ہے اس سے قطع نظر کرتے ہوئے انکی وسیع غرض ایک تبلیغی کوشش ہے خواہ پرنس آف ویلز احمدی ہوں یا نہ ہوں اسمیں شک نہیں کہ اس کتاب کی قدر و قیمت ہیں اور ان لوگوں کے لطف میں کمی نہیں ہو سکتی جو مذہب میں اور خاص کر ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے بیشمار مذاہب میں دلچسپی لیتے ہیں۔ تاہم ہم اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس جماعت کے مبلغین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سلطنت برطانیہ میں اب مذہبی بے تعصبی اور رواداری کا دور دورہ ہے۔ کیونکہ بعض مقامات کے پڑھنے سے اس پرانے فرسودہ عقیدہ کی جھلک معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہر ایک جو اس جماعت سے باہر ہے وہ ابدی جہنم کا مستحق ہے ؛"

مسلمانوں اور سکھوں کا اتحاد

سکھ اخبار لائل گزٹ (۲۱ مئی ۲۲ء) اس امر کے متعلق کہ مسلمان سکھوں کو جھٹکہ سے منع نہ کریں اور سکھ اذان دینے سے مسلمانوں کو نہ روکیں لکھتا ہے :-

"اگر اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا تو سکھ اور مسلمانوں میں نفاق کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہیگا۔ اور یہ دو اقوام مادر ہند کی آغوش میں حقیقی بھائیوں کی طرح شیر و شکر ہو کر رہینگی "

اگر سکھ صاحبان جھٹکہ کرنے سے منع نہ کئے جانے پر مسلمانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو سکتے ہیں تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے بزور عرض کرینگے۔ کہ اگر انہیں جھٹکہ کرنے سے زبردستی ممانعت کی جاتی ہو تو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ سکھوں کے اس فعل کا اثر اسلام پر قطعاً نہیں پڑتا۔ اور نہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کسی کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کی جائے۔ خواہ وہ کیسے ہی غلط ہوں۔ برخلاف اسکے اسلام صلح و آشتی کی تلقین کرتا ہے۔ پس اگر جھٹکہ میں آزادی حاصل ہونے پر سکھ صاحبان مسلمانوں کے ساتھ حقیقی بھائیوں کی طرح مل کر رہ سکتے ہیں۔ تو اس بہادر قوم کی رفاقت حاصل کرنے کے ایسے زرین موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

ہماری جماعت گو فی الحال ایک چھوٹی جماعت ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے ایک ملک میں منہاج نبوت کے قائم ہونے کی وجہ سے خاص

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۲ر اپریل ۲۲ء بعد نماز عصر)

قیامت کا آنا ایک صاحب نے ایک شخص کا اعتراض پیش کیا۔ کہ وہ کہتا ہے۔ حضرت مسیح کے متعلق تو یہ مشہور ہے کہ ان کے آنے کے بعد قیامت آجائیگی۔ اگر (حضرت) مرزا صاحب ہی مسیح موعودؑ ہیں تو قیامت کیوں نہیں آئی؟ فرمایا اگر قیامت معاً آپ کے آنے کے ساتھ آجاتی تو یہ لوگ کب ملتے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ مخالفین اسلام عذاب مانگا کرتے تھے۔ خدا نے ان کے جواب میں یہی کہا ہے کہ اگر عذاب آگیا۔ اور تم لوگ تباہ ہوگئے تو پھر تمہارے لئے کیا فائدہ ہوگا۔

سزا کا عدم احساس بعض لوگوں کے اس قسم کے اقوال پیش کئے گئے کہ انہوں نے ضد میں آکر یہاں تک کہدیا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ بھی ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے متعلق کہے تو بھی (نعوذ باللہ) نہیں مانیں گے۔

فرمایا اصل بات یہ ہے کہ سزا کا احساس نہیں رہا۔ اسی لئے بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں جنت میں نہیں بھیجا جائیگا۔ تو خدا کی بہشت ویران ہوجائیگی۔ شاعروں کے متعلق کہتے ہیں کہ لوگوں کی زبان ہوتے ہیں۔ غالب نے کہا ہے۔ سہ

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جب جنت اور دوزخ کے متعلق ان کے اس قسم کے خیالات ہوں تو پھر ان کو جنت کے ذکر سے سچی راحت اور دوزخ کے تصور سے حقیقی خوف کیونکر پیدا ہوسکتا ہے

(۵ر مئی ۲۲ء بعد نماز عصر)

بیعت غلام محمد صاحب ساکن سٹھیالی۔

حقہ پینے والے کی مثال اس ذکر میں کہ بعض علاقوں کے لوگ خصوصاً افغان روزہ کی افطاری کے بعد معاً زور سے حقہ پیتے ہیں۔ جس سے بیہوش ہوجاتے ہیں۔

مسکرا کر فرمایا۔ حقہ پینے والے بھی دجال کے گدھے ہوتے ہیں۔ کہ دھواں ہی دھواں اڑاتے ہیں۔ قرآن کریم میں گدھے کی مثال یہی ہے کہ کام کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیوں کرتا ہے۔ یعنی بے وقوف ہوتا ہے۔ حقہ پینے والے بھی بے وقوفی کرتے ہیں۔ کہ بے اختیار حقہ پیتے چلے جاتے ہیں۔ اور دھواں نکالتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ کیوں پیتے ہیں۔ بہت سا روپیہ اسی پر صرف کردیتے ہیں۔

ایک تابعی کا خیال جذب کے متعلق۔ اس ذکر میں کہ ایک شخص حالت جذب میں ایسی ایسی حرکتیں کرتا تھا فرمایا۔ صحابہ اس قسم کے جذب کو نہیں جانتے تھے۔ حضرت ابن سیرینؒ حضرت ابو ہریرہ کے داماد نے فرمایا ہے کہ ہم تو اور جذب سمجھتے نہیں۔ البتہ اگر اس طرح ہو کہ بہت بلند دیوار ہو جس کے پاس کوئی سہارا نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو اس دیوار پر بٹھا کر سارا قرآن کریم پڑھ دیا جائے پھر اگر جذب آجائے تو ہم قائل ہوجائینگے۔

(۶ر مئی ۲۲ء بعد نماز عصر)

امام سے دعا کی درخواست ڈاک میں ایک صاحب کا سوال پیش ہوا۔ کہ حضور سے درخواست دعا کرنے کا جوش دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں حضور نے متعدد وجوہات اس حالت کے پیدا ہونے کے لکھوائے۔ جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ ایسے شخص کے دل میں مخفی طور پر شیطان یہ وسوسہ ڈال دیتا ہے کہ میری ضروریات ایسی کونسی اہم ہیں۔ کہ ان کے لئے امام کے اوقات گرامی میں خلل ڈالا جائے۔ اس پر میں (نائب ایڈیٹر) نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص اور قدیم صحابی کا واقعہ عرض کیا جو فوت ہوچکے ہیں۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ آپ کبھی دعا کے لئے نہیں لکھتے اور لوگ لکھتے ہیں۔ جواب میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہی وجہ عرض کی تھی جو حضور نے لکھوائی ہے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر حضور کو ہمارا خیال ہے تو بغیر درخواست کے بھی حضور دعا فرمائینگے۔ فرمایا حضرت صاحب کا ان سے یہ پوچھنا ہی بتاتا ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ وہ اس نقص کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کا حضرت صاحب سے خاص تعلق تھا۔ اور حضرت صاحب نہیں چاہتے تھے کہ ان میں یہ بات رہے۔ ورنہ حضرت صاحب کے بہت سے مرید تھے ان میں سے ہر ایک سے آپ یہ نہیں پوچھا کرتے تھے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ جن کا خاص تعلق ہو۔ انہیں بھی دعا کے لئے کہنا چاہئے۔

(۷ر مئی ۱۹۲۲ء فجر)

تراویح پڑھنا تراویح کے ذکر پر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری سال حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح) نے تراویح پڑھنے کی میرے ذریعہ اجازت حاصل کی۔ اور حضرت صاحب سے شامل ہونے کی بھی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا اچھی بات ہے۔ تراویح پڑھی جائیں۔ لیکن میں نہیں آسکتا۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے پر علیحدہ پڑھنے کو فضیلت دیتے تھے۔ اور جیسا موقع دعائیں کرنے کا علیحدہ پڑھنے میں مل سکتا ہے۔ ویسا جماعت کے ساتھ نہیں مل سکتا۔ انسان جس قدر چاہے۔ اور جتنی چاہے۔ دعائیں کرسکتا ہے۔ مگر امام کے پیچھے ایسا نہیں کرسکتا۔ جماعت کے ساتھ پڑھنے کا طریق اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ عام لوگ اپنے طور پر قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ اور تراویح پابندی کے ساتھ پڑھ سکتے نہیں۔ اور اگر ایسے لوگ علیحدہ پڑھیں۔ تو تھوڑی ہی دیر میں ختم کردیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ پڑھنا مفید ہوتا ہے۔

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ پہلی رات مسجد اقصیٰ میں تراویح کی جماعت ہوتی ہے۔ اور پچھلی رات مسجد مبارک میں۔ کیا دونوں اوقات میں جماعت کے ساتھ شامل ہوکر تراویح پڑھنا جائز ہے۔

فرمایا۔ تراویح نوافل ہی ہیں۔ اس لئے دونوں وقت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نوافل کی تعداد معین نہیں۔ جس قدر انسان چاہے پڑھ سکتا ہے۔

(۷ر مئی ۲۲ء عصر)

اشیاء کے رنگوں کا اختلاف بے حکمت نہیں: ممبر کے ذکر میں رنگوں کے اختلاف کا ذکر آگیا۔ جس کے متعلق فرمایا کہ رنگوں کا اختلاف بے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ قدرت نے مختلف چیزوں میں مختلف طاقتیں

رکھی ہوتی ہیں۔ جو سورج کی شعاعوں میں سے ایک خاص قسم کی شعاعوں کو جذب کرتی ہیں۔ اور اختلاف رنگت سے خواص میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ چنانچہ کالا شہتوت مرض خناق کے لئے نافع اور مفید ہے۔ اور سفید شہتوت اس مرض میں مفید نہیں۔ بلکہ ایک حد تک مضر ہے۔ پھر شکلوں کے تھوڑے سے فرق سے اشیاء کے خواص میں فرق آجاتا ہے۔ مثلاً کھمب اور بھیڑیا گیدڑ چھتری دونوں ایک ہی چیز بتلائی جاتی ہیں۔ لیکن ایک پکا کر کھائی جاتی ہے۔ اور اگر دوسری کو پکایا جائے تو سخت بدبودار اور متعفن ہو جاتی ہے۔ جب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نئے نئے ڈاکٹری پڑھ رہے تھے۔ تو ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ یہ تو دونوں ایک چیز ہیں۔ اس لئے اسکو پکایا گیا مگر اس قدر بدبو ہوئی کہ حضرت صاحب نے فرمایا اسکو پھنکوا دو۔

ترقی حافظہ اسی اثنا میں ایک صاحب نے سوال کیا کیا حافظہ بھی بڑھ سکتا ہے۔ فرمایا ہاں قدیم زمانہ سے حافظہ بڑھانیکے طریق مروج ہیں۔ اور لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ ایک طریق تو بہت ہی قدیم ہے۔ حتیٰ کہ یونانی فلاسفروں کے زمانہ سے اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ وہ یہ کہ دماغ کو ایک مکان تصور کرتے اور پھر کہتے اسکی چار سمتیں مقرر کرکے سولہ حصہ کرلو۔ اور پھر ان حصوں کے نام اور کام مقرر کردو۔ اور ہر ایک چیز اسی حصہ میں رکھو جس حصہ کے وہ متعلق ہو۔ مثلاً مکان میں باورچی خانہ ہوتا ہے۔ اگر خبز (روٹی) کا لفظ یاد نہ رہتا ہو۔ تو جب تم اس طرح کروگے کہ اسکو دماغ کے اس حصہ میں رکھوگے جسکو مثلاً تم نے باورچیخانہ کا نام دیا ہے۔ تو تمکو یہ یاد رہیگا کیونکہ اس لفظ کا تعلق کئی چیزوں سے ہو گیا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ اکثر بلا واسطہ کی بجائے بالواسطہ جلد یاد آجایا کرتی ہیں جیسے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپکو ڈاکٹر فضل الٰہی نے سلام کہا تھا تو آپ کہینگے کون ڈاکٹر صاحب فضل الٰہی۔ پھر کہیگا کہ نور الٰہی کا بھائی تو آپ کو یاد آجائیگا۔ اصل چیز تو فضل الٰہی تھا مگر وہ نور الٰہی کے واسطہ سے یاد آگیا۔ اسی طرح وہ ہر ایک چیز کے متعلق بتاتے تھے کہ پہلے فیصلہ کرو کہ یہ کس حصہ کے متعلق ہے۔ اور پھر اس حصہ میں رکھدو جب تمہیں ضرورت ہو گی تو اس حصہ میں تلاش کرنا فوراً مل جائیگی۔ اس طریق سے وہ لوگ جو یہ طریق بتاتے تھے۔ بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔ مگر اب یہ طریق چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور اس کی نسبت بہتر طریقے نکل آئے ہیں۔

سوال کیا گیا کہ حضور وہ بھی بتا دیں۔ تو فرمایا کہ وہ ذرا مشکل اور علمی طریق ہیں۔ مگر اصول کے طور پر ابتدائی بات بتا دیتا ہوں۔ مختلف دماغوں میں کئی قسم کی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ سنکر بات یاد رکھ سکتے ہیں۔ بعض دیکھکر بعض چھو کر بعض چکھکر بعض لوگوں کے دماغ میں یہ کمزوری ہوتی ہے۔ کہ اگر سنیں تو بھول جاتے ہیں۔ بعض دیکھی ہوئی چیز کو یاد نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم کوئی چیز یاد رکھنا چاہتے ہو تو کئی طرح دماغ میں پہنچاؤ۔ پھر یاد رہیگی۔ مثلاً اخبار ہے (الفضل کا تازہ پرچہ ہاتھ میں لیکر فرمایا) اخبار کو انگریزی میں نیوز پیپر کہتے ہیں۔ اسکو یاد رکھنے کا طریق یہ ہے کہ زبان سے کہو نیوز پیپر۔ کان میں لفظ پڑ گیا سنکر یاد رکھنے والی حس اسکو یاد رکھیگی۔ پھر ہاتھ میں لیلو۔ اور کہو نیوز پیپر۔ چھونے والی حس یاد رکھیگی۔ کیونکہ ایک تصویر حافظہ میں پہنچ گئی ہے اب چونکہ لفظ نیوز پیپر newspaper کئی طرح دماغ میں پہنچایا گیا ہے۔ اس لئے یاد رہیگا

اسی طریق پر کسی حد تک مدارس میں اب تعلیم ہوتی ہے۔ اب یہ طریق فیس لیکر بتائے جاتے ہیں۔

مجھے پڑھا ہوا بھول جاتا ہے۔ لیکن سنا ہوا واقعہ یاد رہتا ہے۔ شکل یاد رہتی ہے۔ نام بھول جاتا ہے۔ جلسہ پر ہزاروں آدمی ملتے ہیں دیکھکر پہچانتا ہوں فلاں ہیں۔ مگر نام اکثر بھول جاتے ہیں اگر کہا جائے کہ فلاں نے یہ کہا تھا تو بھول جاتا ہوں کہ کون شخص ہے۔

سوال ہوا کہ کمزور حافظہ کا علاج بھی ہے۔ فرمایا بعض بیماریوں سے جو دماغ کے پٹھوں میں کمزوری آجاتی ہے۔ اس کے بھی علاج ہیں۔ عام کمزوری کیلئے سونف کا استعمال۔ بادام اور کشمش کا استعمال مفید ہے

(۸ر مئی سنہ ۲۲ء عصر)

تنقید حدیث کے اصول مولنا سید محمد سرور شاہ صاحب سے فرمایا کہ مولوی صاحب کیا متاخرین نے بھی حدیث کی جرح کے قواعد وضع کئے ہیں۔ یا وہی قدیمی چلے آتے ہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ متاخرین نے تو پہلے قواعد کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا۔ میرے نزدیک بہت سا احادیث کا حصہ عقل اور قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کوئی ایسا انسانی قاعدہ نہیں ہو سکتا۔ جو قیامت تک نہ بدل سکتا ہو۔ اس لئے بہت سے طریق ہیں۔ جن پر عمل کرکے احادیث کی تحقیق نئے سرے سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایک یہ بھی ہے کہ بہت سی روایات ایک راوی کی جمع کی جائیں۔ اور پھر دیکھا جائے کہ اس راوی کا میلان طبع زیادہ کدھر ہے۔ اور اس طرح اسکی روایات پر نہایت اچھی طرح تنقید ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سچا ہو لیکن کسی بات کو کسی وجہ سے پورے طور پر نہ سمجھ سکتا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ کی روایتوں سے عیسائیت کو بہت مدد پہنچتی ہے۔ جب ہم ان کے متعلق غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ اور اس کے گرد کے رہنے والے نہ تھے۔ بلکہ مدینہ کے قریب کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ جہاں پر عیسائیوں کا اثر تھا اس لئے ان کی روایتوں پر وہی اثر پڑا۔ ابتدا میں جو باتیں انہوں نے عیسائیوں سے سنیں انکا یہ اثر تھا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی بات سنتے تو جھٹ ان مسموعہ عیسائی روایتوں میں سے کسی ایک سے اپنے ذہن میں منطبق کر لیتے۔ مثلاً بخاری میں ہے کہ نبی کریم کی ایک حدیث [illegible] فاقرؤا ان شئتم [illegible] میں اھل الکتب لیکن وہاں اس آیت کا کچھ تعلق نہ تھا۔ یہی مفسر نے غلطی ہوئی قرآن کریم کی آیت میں کوئی بات آگئی۔ اسکو تو انہوں نے بھی قرار دیا اور وہی بات جو مسیحیت کی غلط بات تو کچھ یہود میں مشہور تھی اسکو مفصل قرار دیکر تفسیر میں رکھدیا۔ حالانکہ یہ نتیجہ کہ یہود میں جو غلط واقعہ مشہور تھا اس میں سے جتنی صداقت تھی اسکو قرآن کریم نے [illegible]

(۸ - مئی - بعد نماز عصر)

امریکہ سے سوالات

فرمایا امریکہ سے بہت سے سوالات آئے ہیں۔ جو ہر طبقہ کے لوگوں کی طرف سے ہیں۔ اُمراء کی طرف سے تاجروں۔ ڈاکٹروں کی طرف سے اور ایک پرنسپل کی طرف سے بھی بعض سوالات اہم ہیں اور بعض معمولی۔ مگر لطیف ہیں بعض بہت ادنیٰ درجہ کے ہیں مثلاً دو سوال ہیں کہ یہاں ایک کمپنی بنی ہے۔ جو فلاں مقام پر تیل نکالنے لگی ہے۔ کیا اسکو کامیابی ہوگی یا نہیں۔ ایک دوسرے شخص نے سوال کیا ہے۔ کہ فلاں کمپنی کو اپنے کاروبار میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس طریق پر کار بند ہونے سے ہوگی وغیرہ۔

مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ اس کمپنی کے حصہ دار ہیں۔ ایک سوال ہے۔ جو وہاں کے حالات کے ماتحت ہے کہ حبشی لوگ طبعاً ادنیٰ درجہ کی طاقتیں لیکر پیدا ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر ادنیٰ درجہ میں پیدا ہوتے ہیں تو انکو مساوی حقوق کیوں دئے جائیں۔ بعض دلچسپ مذہبی سوالات ہیں۔ ایک پادری نے لکھا ہے۔ کہ آپنے مفتی صاحب کو یہاں کس لئے بھیجا ہے۔ کیا ہم اچھا کام نہیں کر رہے تھے۔ جب ہم بھی اچھا ہی کام کر رہے تھے۔ تو ان کو کسی دوسرے علاقہ میں بھیجدینا چاہیئے۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادریوں کو فکر پڑ گئی ہے کہ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں۔ بہت سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق سوالات ہیں۔

یہود کا تموّل اور انکی چالیں

اسی ضمن میں یہودی قوم کا بھی ذکر آگیا۔ فرمایا کہ یہودی قوم دنیا کی سب سے بڑی مالدار قوم ہے۔ ان لوگوں کا روپیہ قرضوں پر چلتا ہے۔ اور یہ اپنے روپیہ کو بنکوں میں لگاتے ہیں۔ اور تمام سلطنتوں کو ان سے روپیہ لینا پڑتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں یہ بہت سے حقوق طلب کرتے ہیں۔ جب ملکوں کی آپس میں جنگیں چھڑتی ہیں۔ تو یہ روپیہ مہیا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور حقوق لے لیتے ہیں۔ کیونکہ بغیر روپیہ کے جنگ ایک دن بھی جاری نہیں رہ سکتی۔ اور اسی غرض سے بعض خاص تجارتیں گورنمنٹ کو اپنے قبضہ میں رکھنی پڑتی ہیں۔ مثلاً ڈاک۔ نہر۔ ریل وغیرہ کی تجارتیں۔ روس میں شراب کی تجارت گورنمنٹ کی ہوتی تھی۔ جس سے اس کو کروڑوں کی آمدنی ہوتی تھی۔ اگر ملکوں میں جنگ نہ ہو۔ تو یہودی آپسمیں لڑوا دیتے ہیں۔ مثلاً خفیہ طور پر فرانس میں مشہور کر دینگے۔ جرمنی۔ فرانس کے خلاف جنگ کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ اس خبر کو باور کر کے فوراً تیاری شروع کر دیگی۔ پارلیمنٹ فوراً مصارف جنگ کے لئے ایک بڑی رقم کا قرض لینا منظور کر دیگی۔ اور اس کو پتہ بھی نہ لگیگا کہ کیا راز ہے اور مشہور یہ کرینگے کہ الجزائر میں شورش ہے۔ اس لئے ہم تیاری کر رہے ہیں۔ ادھر جرمن کو معلوم ہوگا کہ فرانسیسی ایسا کر رہے ہیں۔ وہ قرض لینگے۔ جب کچھ عرصہ بعد پہلی خبر جھوٹ معلوم ہوگی۔ تو کہا جائیگا کہ جرمن ہماری تیاری سے وقت پر خبردار ہو گئے۔ اور پھر اس ارادہ کو چھوڑ دیا جائیگا۔ ترکوں کا جھگڑا ابھی سارا یہودیوں کی شرارت ہے۔ اب یونانیوں کی ترکوں کے خلاف روپیہ سے مدد کر رہے ہیں۔ ایسی حرکتوں کی وجہ سے ہی ذلیل سمجھے جاتے ہیں ❊

انگلستان میں جوأ

انگلستان میں جوأ اوّل تو قانون کے خلاف ہے۔ مگر بادشاہ سے لیکر ادنیٰ آدمی تک سب جوأ کھیلتے ہیں۔ عام طور پر گھوڑ دوڑ میں جوأ بازی ہوتی ہے۔ اسلئے وہ ممنوع ہے مگر اس قانون کو مردہ قانون کہتے ہیں۔ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم اخلاقاً جوئے کو پسند نہیں کرتے۔ مگر عملاً جوأ کھیلتے ہیں۔ جس دن گھوڑ دوڑ ہو۔ جج۔ وکیل مدعی۔ مدعا علیہ سب جاتے ہیں۔ عدالت میں جج جائیگا جانبین کے وکیل حاضر ہونگے۔ عذر یہ پیش کیا جائیگا کہ ہم فاضل جج صاحبان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں یا ہمارے موکل کو آج نہایت ضروری کام ہے۔ اسلئے تاریخ بدل دی جائے۔ اسی طرح دوسرا وکیل کہے گا۔ اور جج جس کی موٹر تیار ہے کہ اسے گھوڑ دوڑ کے میدان میں لیجائے ریڈر سے کہیگا تاریخ بدلنے میں کچھ ہرج نہیں۔ ریڈر جو خود بھی جانیکو تیار ہے کہیگا کچھ ہرج نہیں۔ اسی طرح تمام تاریخیں بدل دی جاتی ہیں۔ اور جج صاحب لکھ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ آج تمام مقدمات کی تاریخیں بوجہ موکلین کی درخواست کے بدل دی گئی ہیں۔ لہذا کورٹ برخاست اور موٹر میں سوار ہو کر جج بھی وکیل اور موکل بھی سب گھوڑ دوڑ کے میدان میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر پارلیمنٹ کا اجلاس آجائے۔ تو پھر متقابل پارٹیوں کے ممبر رخصت لینا شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام ممبر جب چلے جاتے ہیں سپیکر لکھ دیتا ہے۔ چونکہ ہاؤس خالی ہے۔ اس لئے آج کا اجلاس ختم۔ چونکہ جوأ قانوناً ممنوع ہے۔ اس لئے اس میں سخت دیانتداری برتی جاتی ہے۔ جب قرض ہوا۔ اس کو لازماً حسب الطلب اور وعدہ پر دینا پڑتا ہے۔ اگر نہ دے تو وہ سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا۔ اس کے لئے چٹ لکھ جاتے ہیں۔ یہ ہیں I. O. U. اور آگے رقم ہیں ان حروف کے الفاظ یہ ہیں I owe you اور جسکے معنے ہیں۔ میں تمہارا مقروض ہوں۔ شہنشاہ ایڈورڈ کو جوئے کی عادت تھی۔ قرض بہت ہو گیا۔ ایک نازک موقع پر قرضخواہ نے روپیہ طلب کیا۔ پاس کچھ نہ تھا ایک یہودی صاحب آئے۔ اور کہا میں حاضر ہوں جس قدر روپیہ درکار ہو۔ حاضر ہے۔ چنانچہ روپیہ دیا گیا۔ اور اسوقت سے یہود کو انگلستان میں کچھ حقوق حاصل ہو گئے۔ اس کے قبل نہ تھے ❊

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق ایک دوست کو حضور نے لکھوایا!۔

زکوٰۃ صرف اس مال پر ہوتی ہے۔ جبپر ایک سال گذر جائے۔ آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال نہیں گذرا۔ اور نہ اس وقت تک گذریگا۔ جب تک کہ آپ اس لڑکے کو دوسروں کے حوالے کر دینگے اسلئے اسپر زکوٰۃ نہیں۔ زیور کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر وہ پہنا جاتا ہے تو جائز ہے کہ اسکی زکوٰۃ نہ دیجاوے۔ لیکن اگر وہ عام طور پر رکھا رہتا ہے صرف کسی خاص تقریب پر پہنا جاتا ہے تو اسپر زکوٰۃ ہے جس کے پاس مال نہ ہو وہ اس زیور میں سے زکوٰۃ ادا کرے یا کبھی کبھی غریبوں کو استعمال کیلئے دیدیا کرے یہ بھی اسکی زکوٰۃ ہوتی ہے۔

(ح ۱۲)

خطبۂ نکاح

قدرتِ خدا کا کرشمہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(۲۵ رجنوری سنہ ۱۹۲۲ء)

خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔

انسان روزانہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتا ہے لیکن پھر بھی گھبرا جاتا ہے۔ ایک زندہ خدا کا کام کرنیوالا طاقتور ہاتھ دیکھتا ہے۔ مگر دل میں یہ بات نہیں جمتی۔ کہ اس کی مشکلات بھی دور ہو سکتی ہیں۔ اور وہ گھبرا کر کہتا ہے کہ کیا ہو گا۔ اور اس طرح وہ اس نصرت الٰہی کو کاٹ دیتا ہے۔ جو خدا سے اسکو ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا کیا کرشمہ ہے۔ اس کے لئے ہم انبیاء کی ہی مثال لیتے ہیں۔ وہ کس حال میں آئے اور ان کی کیا طاقت اور قدرت تھی۔ مگر انجام کار کیا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے۔ تو والد فوت ہو چکے تھے۔ اور ورثہ میں جو کچھ آپ کے لئے چھوڑا۔ اس میں بھی اختلاف ہے۔ کوئی ایک اونٹ کہتا ہے کوئی ایک بکری۔ اگر بکری ہو تو زیادہ سے زیادہ ایک دن کی خوراک ہے۔ اور اگر اونٹ ہو تو ایسے علاقہ میں جو متمدن نہ ہو۔ کوئی زیادہ فائدہ کی چیز نہیں۔ آجکل کے زمانہ میں اونٹ کا مالک گورنمنٹ کی ملازمت کرنا چاہے تو اس کو مل سکتی ہے۔ مگر جہاں نہ تجارت ہو نہ زراعت نہ صنعت و حرفت۔ اگر کوئی کام شاذ و نادر مل جاتے تو مل جائے ورنہ نہیں۔ اور اونٹ کی اتنی قیمت تھی۔ کہ جب کوئی مہمان آتا تو ذبح کر لیا جاتا یا لاٹھی ڈالی۔ اور آپس میں بیٹھ کر کھا پی لیتے۔ تجارت معمولی تھی۔ سال میں ایک دو دفعہ قافلے چلتے تھے اونٹ کی قیمت معمولی تھی۔ اور گذارے بھی لوگوں کے معمولی تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گو اعلیٰ خاندان کے فرد تھے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ خود اس خاندان میں آپ کی کیا حیثیت تھی۔ مراتب محض خاندان سے ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ خاندان میں کوئی خاص بڑائی رکھنے سے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سادات کی مسلمانوں میں عزت ہے۔ اسلئے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہیں۔ مگر محض سادات سے ہونا کوئی عزت نہیں جیسے برہمن ہندوؤں میں ہیں۔ ان کا کام صرف باورچی گری رہ گئی ہے۔ ہاں اگر چھتری عالم ہو۔ اور ایک پنڈت عالم تو پنڈت عالم کی عزت زیادہ ہوگی۔ اسی طرح اگر ایک سید عالم ہو تو اس کی عزت زیادہ ہوگی۔ تو گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے خاندان سے تھے مگر اس خاندان میں آپ بڑے نہ تھے۔ بلکہ نوجوانوں میں آپ کا شمار تھا۔ اگر اس خاندان میں عزت تھی۔ تو ابو طالب کی تھی کہ وہ اس خاندان میں بڑے تھے۔ پھر اس خاندان کو کوئی سیاسی عظمت حاصل نہ تھی۔

آپ اپنے خاندان میں عمر میں چھوٹے تھے۔ مگر ایک زمانہ میں آپ کے چچا سے پوچھا گیا تھا کہ آپ بڑے ہیں یا محمد رسول اللہ تو انھوں نے کہا بڑے تو محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ مگر پیدا پہلے میں ہوا تھا تو عمر میں آپ چھوٹے تھے مگر خدا نے عزت میں آپ کو سب سے بڑا کر دیا۔ آپ کے خاندان کو دینی حیثیت سے رتبہ حاصل تھا۔ مگر وہ بھی یہ کہ کعبہ کے بتوں پر جو چڑھاوا چڑھتا تھا وہ آپ کے خاندان کو مل جاتا تھا۔ مگر لڑائی اور جنگ کے زمانہ میں آپ کے خاندان کا کوئی عہدہ نہ تھا۔ بلکہ یہ ابو سفیان اور ابو جہل کے خاندانوں کو حاصل تھا۔ جب لوگ آتے تھے تو عرب کے معزز طبقہ کے خطاب کے قاعدے کے مطابق آپ کو اے چچا یا اے باپ کہہ کے نہ پکارتے تھے۔ بلکہ آپ کو اے بیٹے کہہ کر پکارتے تھے۔ کیونکہ آپ حدیث السن تھے پھر پڑھنے لکھنے کی وجہ سے عزت ہوتی ہے اس ملک میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ اگر تھوڑا بہت بھی آپ جانتے۔ تو آپ کو بڑا سمجھا جاتا۔ مگر آپ کو پڑھنا لکھنا بھی نہ آتا تھا پس آپ کو نہ سیاسی عزت حاصل تھی نہ خاندان میں بڑا مرتبہ حاصل تھا نہ مال آپ کے پاس تھا ایسی حالت میں آپ نے دعویٰ کیا۔ اور کتنا بڑا دعویٰ کیا ❊

قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک دو دن کے سفر پر جاتا ہے۔ تو اس کے مطابق تیاری کرتا ہے۔ اگر زیادہ لمبا سفر ہوتا ہے تو اس کے مطابق کھانے اور سواری وغیرہ کی تیاری کرتا ہے۔ پس آپ نے جو دعویٰ کیا وہ چونکہ عظیم الشان تھا۔ اسلئے اس کے متعلق اتنی ہی زیادہ احتیاج کی ضرورت تھی۔ مگر عزت حاصل کرنے کے جو یہ چار ذرائع ہیں (۱) مال (۲) علم (۳) عہدہ (۴) خاندانی اعزاز یعنی معزز خاندان کا ہو۔ اور اس خاندان میں بڑا بھی ہو۔ یہ آپ کو حاصل نہ تھے۔

حضرت مسیح موعود بھی معزز خاندان کے تھے۔ مگر خاندان میں چھوٹے تھے۔ ایسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا کہ میں ساری دنیا کو فتح کرنے آیا ہوں۔ حالت یہ ہے کہ بڑائی کی کوئی بھی ظاہری چیز حاصل نہیں۔ اور دعویٰ اتنا بڑا کہ جس میں دنیا کی سب احتیاجیں آجائیں۔ گویا پاس کچھ نہیں۔ اور دعویٰ یہ کہ سب کچھ حاصل کرنا ہے۔ اسوقت کیا خیال ہو سکتا تھا کہ کامیابی ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اسی لئے بعض نے مجنون کہا بعض نے مکار۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس کے کسی عمل کی وجہ سے اسپر کوئی وبال نازل ہوا ہے یہ تین فیصلے تھے۔ جو ظاہر داری کے مطابق لوگ کر سکتے تھے۔ اور انھوں نے کئے۔ مگر ایک اور نقطۂ نظر بھی تھا۔ اور وہ روحانی تھا۔ اول یہ کہ اس کے چال چلن کو دیکھا جائے۔ کیا اس کا پہلا چال چلن ایسا تھا کہ اس کی وجہ سے اسپر کوئی وبال نازل ہوتا پھر اب تم پاگل کہتے ہو۔ مگر کیا اس کے کام بے نتیجہ اور بے قرینہ ہیں۔ تیسرے آپ کی پہلی زندگی کو دیکھنا چاہیئے کیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ پھر موجودہ زندگی کے اعمال کو دیکھنا چاہیئے۔ کیا پاگلوں کی سی کوئی بات ایسی ہے۔ جب یہ تینوں نتیجے غلط ہیں۔ تو اس کے متعلق نقطۂ نگاہ بدلنا پڑیگا۔ جب ہم اس کے پہلے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اعمال بہترین اعمال تھے۔ اس لئے ان سے برا نتیجہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے کہتے ہیں گندم از گندم بروید جو ز جو۔

پس معلوم ہوا کہ جو کچھ یہ کہتا ہے۔ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ کوئی اور طاقتور ہستی ہے جو اس سے کہلوا رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس بے سرو سامانی کی حالت میں جو کچھ فرمایا وہ صحیح ثابت ہوا۔ اور دنیا کو آپ کی بات ماننی پڑی۔ کتنی ناممکن بات نظر آتی تھی۔

جو ممکن ہو گئی۔ ایک صحابی لکھتے ہیں کہ ایک زمانہ میں مجھے آنحضرت سے اتنی نفرت تھی کہ میں آپ کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا کہ مجھے آنحضرت صلعم سے خوبصورت کوئی نہ معلوم ہوتا تھا۔ اور پھر رعب محبت سے میں آپ کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا چنانچہ آخر یہ حالت ہے کہ اگر کوئی مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھے تو میں نہیں بتا سکتا۔

پھر آپ کو علم اتنا دیا گیا کہ اس زمانہ میں شاعر کو سب سے بڑا سمجھا جاتا تھا۔ ایک لطیفہ ہے۔ کہ زیادہ طاقتور جادوگر ہوتا ہے۔ اس سے بڑھکر پریاں اور ان سے بڑھکر شاعر ہے۔ کیونکہ یہ جادوگروں اور پریوں کو بھی متاثر کر لیتا ہے۔ پس اس زمانہ میں شاعر کا درجہ بڑا سمجھا جاتا تھا۔ اور اس زمانہ میں سب سے بڑا شاعر لبید تھا جو متقدمین اور متاخرین میں بڑا مانا گیا ہے۔ سبعہ معلقات میں ساتواں معلقہ ان کا تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ حضرت عمرؓ کو شعر سے محبت تھی۔ آپ نے ایک گورنر کو کہلا بھیجا کہ قصائد بھجواؤ۔ ان کے ہاں دو شاعر تھے۔ ایک لبید اور ایک اور۔ گورنر نے دونوں کو بلوا کر کہا۔ دوسرا شاعر تو قصیدہ لے آیا۔ مگر جب لبید سے کہا گیا کہ اپنا قصیدہ پیش کرو۔ تو انہوں نے الم ذالک الکتب لا ریب فیہ الخ پڑھ دیا اسی طرح دو ایک دفعہ ہوا۔ گورنر نے ناراضگی سے ان کے وظیفہ میں کمی کر دی۔ اور حضرت عمرؓ کو کہلا بھیجا کہ لبید نے ایسا کیا اور میں نے سزا کے طور پر ان کا وظیفہ کم کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ ناراض ہوئے اور کہا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کے آجانے کے بعد کیا قصیدہ کہوں۔ پس آپ پر جو کلام نازل ہوا۔ وہ اس شان کا تھا۔ کہ بڑے بڑے زبان آور اپنی زبان بھول گئے۔ اور اپنے علم کو اس کے سامنے جہالت قرار دینے لگے۔ پھر یا تو آپ کی جائداد زیادہ سے زیادہ ایک اونٹ تھا یا وہ زمانہ آیا کہ شہر اور ملک نے سامنے گردنیں رکھدیں۔ کہ ان پر بیشک آپ

کے لئے چھری چل جائے۔ آپ خاندان میں چھپتے تھے۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا کہ خاندان نے آپ کو اپنا بڑا کہا۔ اور بڑوں میں سے ایک نے کہا کہ بڑے تو آپ ہی ہیں۔ ہاں پیدا پہلے میں ہوا تھا۔ گویا نقشہ ہی الٹ گیا۔ اس نقشہ کو دیکھکر ہر شخص محسوس کریگا۔ کہ یہ خدا کا فضل تھا۔ اور یہ فضل وہیں تک محدود نہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہر شخص اس کا نظارہ دیکھ سکتا ہے۔ نکاح کے معاملہ میں بھی لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ چونکہ نکاح کا موقعہ ہے۔ اس لئے میں اسی مثال کو لیتا ہوں۔ نکاح ہونے میں دیر ہو تو لوگ گھبراتے ہیں کہ نکاح کیسے ہوگا۔ اور ہو جائے تو فکر لگ جاتی ہے اولاد کب ہوگی۔ پھر اولاد ہو جائے تو اس کی پرورش کے لئے گھبراتے ہیں۔ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ بَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا (پارہ ۴- ع ۱۲) اے مسلمانوں گھبراتے کیوں ہو کیا اس لئے کہ رشتہ نہیں ملتا۔ اگر تقویٰ مدنظر ہو تو دیکھو آدم کے لئے خدا نے بیوی پیدا کر دی تھی۔ تمہارا دادا اکیلا تھا اس کے لئے عورت کی ضرورت تھی خدا نے پیدا کر دی۔ تو جو خدا آدم کو نئی عورت بنا کر دے سکتا ہے۔ اگر تم متقی ہو تو تمہیں پیدا شدہ عورتوں میں سے انتخاب کر کے کیوں نہیں دے سکتا۔ پس تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ اور گھبراؤ مت۔ خدا پر نظر رکھو۔ اگر تم متقی ہو تو خدا تمہارے لئے عورتیں مہیا کر سکتا ہے۔ یہ بالکل درست بات ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں خدا ایسے طریق پر مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس وقت میں جن دو دوستوں کے نکاح کے اعلان کے متعلق کھڑا ہوا ہوں ان میں سے ایک سید احمد نور صاحب ہیں۔ وہ چونکہ مخلص اور سید عبداللطیف مرحوم کے ہم وطن اور ہم قوم ہیں

اس لئے بھی پیارے ہیں۔ اور حضرت صاحب کے وقت میں فدائیت کے لئے حاضر رہتے تھے۔ اس لئے بھی۔ بعض بیماریوں کے باعث ان کے رشتہ میں مشکل تھی۔ دوسرا رشتہ بھی ایک سید کا ہے۔ وہ بھی مخلص ہیں۔ وہ بھی رکھے گئے تھے کہ جہاں وہ کوشش کرتے تھے رہ جاتے تھے۔ اور رخصت بڑھاتے بڑھاتے تنگ آگئے۔ مگر خدا نے دونوں کا سامان کر دیا۔ اس کے بعد حضور نے سید احمد نور کے نکاح کا سعیدان (میاں محمد حسین صاحب کی سالی) سے ۲۰۰ مہر پر اور سید صادق علی صاحب کے نکاح کا ۱۰۰۰ مہر پر سلمیٰ بنت سید محبوب عالم صاحب سے اعلان فرمایا۔

رسول کریمؐ کے گیارہ بیٹے

مولوی محمد علی مونگیری اور ان کے اعوان و انصار جن کی غرض اس صوبہ بہار میں بالخصوص یہ ہے کہ جسطرح ہو احمدیوں کے خلاف عوام کو بہکایا جائے۔ اپنے صحیفوں ٹریکٹوں اور تقریروں میں بیانات میں ہمیشہ عوام کو یہ بہکاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اخبار بدر میں معاذ اللہ یہ جھوٹ لکھا ہے۔ کہ جناب رسول مقبول صلعم کے گیارہ بیٹے ذبت ہوئے۔ ہر چند ان کو اچھی طرح سمجھایا گیا کہ یہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ اور کسی طرح اس پر جھوٹ کی تعریف صادق نہیں آتی۔ اور نیز کہنے والے کی غرض ہرگز جھوٹ بیان کرنے کی نہیں ہے۔ مگر عناد و تعصب نے انہیں سمجھنے کا کبھی موقع نہیں دیا۔ ان دنوں ہمارے تاریخی مطالعہ نے ایک نئے رنگ سے معترض کو ملزم کیا ہے۔ خدا کرے کوئی سعید روح نفع اٹھائے۔ زرقانی وغیرہ کتب سیر کے تمام اقوال کے جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد بارہ تھی جن میں سے آٹھ بیٹے تھے۔ جنہوں نے حضور کے سامنے وفات پائی۔ اب کل عرف تین بیٹوں کا اور پتہ دینا ہے۔

معترض اسکو مانتے ہیں۔ اور صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور پرنور علیہ السلام کو اپنے نواسوں سے بڑی محبت تھی اور آپ ان کو اپنے اہل بیت میں گنتے تھے۔ اور اپنا بیٹا فرماتے

درس القرآن فی رمضان کا ایک رکوع

حافظ روشن علی صاحب مکرم جس جوانمردی سے
پیرانہ سالی کی [illegible] معذوریات کے ساتھ رمضان المبارک
میں ایک پارہ روزانہ درس بین الظہر والعصر دیتے رہے۔
وہ انہی کا حصہ تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آپ پہلے
تمام پارے کی تلاوت فرماتے۔ پھر ترجمہ اردو سناتے۔
مگر اس حسن ترتیب و احتیاط کے ساتھ کہ مجال کیا ہے۔
جو کوئی آیت آگے پیچھے ہو جائے۔ یا کوئی لفظ تو درکنار
حرف بھی چھوٹ جائے۔ یہ مسلسل ترجمہ بغیر آیت ساتھ
ساتھ پڑھنے کے آپ کے کمال حافظہ و تبحر علمی کی دلیل ہے۔
اس کے بعد ہر رکوع پر ایک تفسیری بیان دیتے۔
اٹھارہویں روزے کو پارہ ۱۹ کا درس تھا۔ سورۃ النمل
کا ایک رکوع نمبر ۳ بطور نمونہ ناظرین الفضل کے پیش
کرتا ہوں۔ تا وہ بھی کچھ لطف اندوز محفل معارف منزل
دارالامان قادیان ہو جائیں۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي اسمیں بتایا کہ
بادشاہوں کو سب کام رعایا کے قائم مقام سرداروں
اور دیگر اصحاب فطنت و خبرت اہلکاروں کے مشورے
سے کرنے چاہئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کا ارشاد فرمایا۔ پس آپ کے
خلفاء کو آپ کے کام بھی مشورے سے ہونے چاہئیں
لیکن مشورہ لینے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ کثرت رائے
پر عمل کیا جائے۔ (ہاں کثرت رائے کا احترام بہتر ہے)
چنانچہ اسی آیت میں یہ بتا دیا ہے۔ سرداروں کا مشورہ
تو یہ ہے کہ لڑائی کی جائے۔ نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو
بَأْسٍ شَدِيدٍ۔ مگر ملکہ نے فیصلہ یہ دیا إِنَّ الْمُلُوكَ
إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ
أَهْلِهَا أَذِلَّةً۔ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ
کہ لڑائی نہیں چاہئے۔ کیونکہ بادشاہ جب کسی بستی میں
داخل ہو۔ تو انقلاب عظیم ہو جاتا ہے۔ اور باعزت
لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ پس میں تو ان کی طرف ہدیے
بھیجونگی۔

اس آیت إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً پر بعض
صوفیہ کو وجد آ گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اسی طرح حضرت
رب العزت دل کی بستی میں نزول فرماتے ہیں۔ تو
ضروری ہے کہ ماسواء میں سے کچھ نہ رہے۔ اور اسی
ایک ذات [illegible] کی حکومت اور جبروت رہ جائے
أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا عرشها کی اضافت
مفسرین نے تو حقیقی ہی بتائی ہے۔ اور ان کا یہ خیال
ہے کہ اسی ملکہ کا تخت منگوانا چاہا ہے۔ مگر حضرت
خلیفہ اول اضافت بادنیٰ ملابست قرار دیتے تھے
اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت سلیمان نے
فرمایا کہ اس کے لئے ایک تخت تیار کیا جائے۔ جیسے
کہتے ہیں بھائی مہمان کا بستر لاؤ۔ تو یہ مطلب نہیں
کہ اس کے گھر سے جا کر بستر لے آؤ۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ اور قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ
عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ میں یہ بتایا کہ دو قسم کے
آدمی اکھڑ آدمی اور تعلیم یافتہ ان کے احکام کے تابع
تھے۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے
تھے۔ عفریت نے کہا۔ کہ میں آپ کا کیمپ یہاں
سے اٹھنے سے پہلے بنا لاؤں گا۔ یا اے آقا [illegible]
اور عالم الکتاب نے کہا۔ آپ کے جو سوار (یمن کی طرف)
گئے ہیں ان کی واپسی تک۔ اور یوں بھی محاورہ لسان
میں کہتے ہیں آنکھ جھپکنے سے پہلے لیجئے۔

نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا جو أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا
کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہی تخت لاؤ۔ وہ تو اس آیت
کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اس تخت کو کچھ بدل دو تا اسکی
عقل و تمیز کا اندازہ ہو جائے۔ اور جو یہ معنے کرتے
ہیں۔ کہ ملکہ کے لئے ایک تخت بنا لاؤ۔ وہ اس کے
یہ معنے کرینگے۔ کہ ایسا بڑھ چڑھ کر تخت بناؤ کہ اسے
اپنا تخت ناپسند ہو جائے یا ایسا ہو بہو بناؤ کہ اس
کے لئے اپنا تخت معرفہ سے نکرہ بن جائے۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
نادان حضرت سلیمان کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ اپنی
مشرک بیوی کی محبت میں شرک کر بیٹھے تھے۔ فرمایا
سلیمان نے تو اس جاہ و جلال والی عورت کو بھی
جو ایک سلطنت کی خود مختار حکمران تھی۔ عبادت
غیر اللہ سے روک دیا۔

إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ اسمیں یہ بتایا کہ جس
طرح شیشہ کے نیچے پانی چل رہا ہے اور بظاہر شیشہ ہی
پانی معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح سورج وغیرہ کے نیچے ایک
اور طاقت ہے جو کل کام کرتی ہے۔ پس سورج پرستی
نادانی اور کم نظری پر مبنی ہے۔
اس نکتہ جلیلہ کے کھلنے پر وہ ایمان لائی۔ اور
فرمانبرداری کا خیال تو وہ پہلے ہی سے لے کر چلی تھی۔
جیسا کہ اس نے عرض کر دیا۔

غرض حافظ صاحب مکرم کی تفسیر نے تشنگان
آب حیات کو ایک ایسا جام پلا دیا۔ کہ طبیعت ایک
کیف میں آ گئی۔ اور دماغ میں کچھ ایسی کیفیت پیدا
ہو گئی۔ کہ میں یہ شعر گنگناتا مسجد سے گھر آیا۔ ؎

ایک ہی جام میں ساقی نے ہمیں رام کیا
کر گئی کام مئے ہوش ربا کی تاثیر
شوق کی ایک نظر میں وہ ہوئے سب [illegible]
جن پہ برسوں نہ ہوئی صدق و وفا کی تاثیر

اکمل (قادیان)

خیالی مہدی کو کس طرح پہچانینگے

۲۷ اپریل سنہ ۲۲ء کے الفضل میں ایک مضمون "خیالی مہدی کی
شان" کے عنوان سے چھپا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اخبار
"اثنا عشری" ایک ایسے مہدی کی انتظار میں ہے جسکا آنا
ناممکن ہے۔ میں "اثنا عشری" سے پوچھتا ہوں اگر بفرض
محال ایسی نشانیوں کے ساتھ کوئی آدمی کسی دن مل جائے
تو کیسے معلوم ہوگا۔ کہ اسکی تلوار واقعی حضرت علی
کی عصا واقعی حضرت موسیٰ کا۔ سپر حضرت عیسیٰ
کی ہے۔ کیا ایڈیٹر صاحب اثنا عشری اور
دوسرے شیعوں نے یہ چیزیں دیکھی ہوئی
ہیں۔ جو ان چیزوں کو پہچان کر مہدی کو مان
لینگے۔

مخدوم بشیر احمد سٹوڈنٹ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جون ۱۹۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے ایک جدید ٹائم ٹیبل مقرر کیا جائیگا۔ مندرجہ تحت مختلف سیکشنوں پر مسافر گاڑیوں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئینگی ۔

مابین پشاور و لاہور

نمبر ۱ پنجاب۔ بمبئی میل پشاور چھاونی سے ۷ بجے کے بجائے ۶-۵۵ پر روانہ ہوگی ۔

نمبر ۶۲۔ مسافر گاڑی پشاور چھاونی سے ۱۶-۵۰ کے بجائے ۱۶-۴۰ پر روانہ ہوگی ۔

نمبر ۵۸۔ مسافر گاڑی راولپنڈی سے ۱۸-۲۰ کے بجائے ۱۷-۴۸ پر روانہ ہوگی۔ ۲-۳۰ پر وزیرآباد پہنچیگی۔ ۲-۵۵ پر وہاں سے روانہ ہوکر ۷-۴۰ پر لاہور پہنچیگی۔ اور وہاں سے موجودہ وقت معینہ پر روانہ ہوگی ۔

نمبر ۲۔ مسافر گاڑی لاہور سے ۲۲-۰۰ کے بجائے ۲۱-۵۵ پر روانہ ہوگی ۔

نمبر ۱۹۔ مسافر گاڑی لاہور سے ۶-۱۰ کے بجائے ۵-۳۰ پر روانہ ہوگی۔ اور ۸-۵۴ پر وزیرآباد پہنچیگی۔ وہاں سے ۹-۱۷ پر روانہ ہوگی۔ اور ۱۰-۱۷ پر لالہ موسیٰ پہنچیگی۔ وہاں سے ۱۰-۳۷ پر روانہ ہوگی اور ۱۳-۱۸ پر راولپنڈی پہنچیگی ۔

ایک زائد مسافر گاڑی لاہور اور لالہ موسیٰ کے مابین چلیگی۔ اور مقامی مسافروں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اس سیکشن کی دوسری گاڑیوں کی تکلیف سے بچنے کے لئے مذکورہ گاڑی میں سوار ہوں۔ یہ گاڑی ۲۱-۲۵ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور ۰-۴۱ پر وزیرآباد سے روانہ ہوکر ۱-۴۸ پر لالہ موسیٰ پہنچیگی۔ لالہ موسیٰ سے گاڑی ۱۴-۳۰ پر روانہ ہوگی۔ اور ۱۴-۴۷ پر وزیرآباد سے روانہ ہوکر ۱۸-۳۳ پر لاہور پہنچیگی۔

نمبر ۲۳ اپ اور ۲۴ ڈاؤن لاہور۔ کراچی مسافر گاڑیوں کا سٹاک مذکورہ گاڑیوں پر لالہ موسیٰ سے اور لالہ موسیٰ کو براہ راست جائیگا ۔

مابین لاہور و دہلی براستہ سہارنپور

نمبر ۵۸ ڈاؤن لوکل ۷-۱۵ کے بجائے ۸-۰۰ پر سہارنپور سے روانہ ہوگی۔ ۱۱-۵۲ پر میرٹھ چھاونی سے ۱۲-۲۰ پر میرٹھ شہر سے اور ۱۳-۴۸ پر غازی آباد سے روانہ ہوکر ۱۴-۲۷ پر دہلی پہنچیگی ۔

نمبر ۵۹ اپ۔ مسافر گاڑی ۲۲-۱۳ کے بجائے ۲۱-۴۰ پر دہلی سے روانہ ہوگی۔ ۲۲-۲۹ پر غازی آباد سے ۲۳-۴۴ پر میرٹھ شہر سے اور ۰-۲۸ پر میرٹھ چھاونی سے روانہ ہوکر ۳-۴۹ پر سہارنپور پہنچیگی اور وہاں سے معینہ وقت پر روانہ ہوگی ۔

مابین لاہور و کراچی

نمبر ۴۶ ڈاؤن اور ۴۳ اپ مسافر گاڑیاں جو اب لاہور اور کوٹری کے مابین براستہ پدیدن چلتی ہیں۔ مندرجہ ذیل ٹائم ٹیبل کے مطابق لاہور اور کراچی کے مابین براستہ دادو چلینگی۔

سٹیشن	نمبر ۴۶ ڈاؤن مسافر گاڑی	سٹیشن	نمبر ۴۳ اپ مسافر گاڑی
	گ - م		گ - م
لاہور روانگی	۹-۰۰	کراچی شہر روانگی	۶-۴۵
منٹگمری آمد	۱۳-۲۳	کوٹری آمد	۱۱-۳۰
منٹگمری روانگی	۱۳-۴۳	کوٹری روانگی	۱۱-۴۶
خانیوال آمد	۱۷-۲	لاڑکانہ آمد	۱۹-۴۷
ملتان چھاونی آمد	۱۷-۱۲	لاڑکانہ روانگی	۱۹-۵۷
سماسٹہ آمد	۲۲-۲۸	رک آمد	۲۱-۳۰
سماسٹہ روانگی	۲۲-۳۸	سکھر آمد	۲۳-۲۲
روہڑی آمد	۶-۴۸	روہڑی آمد	۶-۵
روہڑی روانگی	۷-۳	روہڑی روانگی	۶-۳۰
سکھر آمد	۷-۱۳	سماسٹہ آمد	۱۵-۴۸
سکھر روانگی	۷-۴۰	سماسٹہ روانگی	۱۶-[illegible]
رک آمد	۸-۱۸	ملتان آمد	۲۰-۰۰
رک روانگی	۸-۴۴	ملتان روانگی	۲۰-۳۷
لاڑکانہ آمد	۱۰-۵	خانیوال آمد	۲۲-۱۱
لاڑکانہ روانگی	۱۰-۱۵	خانیوال روانگی	۲۲-۲۱
کوٹری آمد	۱۸-۱۸	منٹگمری آمد	۱-۵۱
کوٹری روانگی	۱۸-۲۸	منٹگمری روانگی	۲-۲
کراچی شہر آمد	۲۳-۲۵	لاہور آمد	۷-۱۲

پدیدن اور کوٹری کے مابین ایک زائد مسافر گاڑی چلیگی پدیدن سے گاڑی ۱۵-۴۴ پر روانہ ہوگی۔ اور حیدرآباد سے ۲۰-۳۷ پر روانہ ہوکر ۲۱-۰۰ پر کوٹری پہنچیگی۔ کوٹری سے گاڑی ۹-۰۰ پر روانہ ہوگی۔ اور حیدرآباد سے ۹-۳۲ پر روانہ ہوکر ۱۴-۲۰ پر پدیدن پہنچیگی ۔

نوٹ } یہ گاڑیاں نیز ۴۶ ڈاؤن اور ۴۳ اپ مابین کوٹری و کراچی تجربہ کے طور پر چلائی گئی ہیں۔ اگر بعد میں معلوم ہؤا۔ کہ ان سے آمدنی میں بچت نہیں ہوتی۔ تو نوٹس دیکر ان گاڑیوں کو منسوخ کر دیا جائیگا ۔

نمبر ۳۲ ڈاؤن اور ۳۱ اپ مسافر گاڑیاں جو اب لاہور اور ملتان کے مابین چلتی ہیں۔ سماسٹہ تک وسیع کردی جائینگی۔ اور نمبر ۱۴ ڈاؤن اور ۱۵ اپ شٹلز مابین ملتان و سماسٹہ کی جگہ بھی یہی گاڑیاں چلینگی۔

اوقات حسب ذیل ہیں ۔

سٹیشن	وقت	سٹیشن	وقت
	گ - م		گ - م
لاہور روانگی	۲۲-۱۰	سماسٹہ آمد	۱۰-۴۴
منٹگمری آمد	۵-۹	شیرشاہ آمد	۱۴-۴۶
منٹگمری روانگی	۵-۳۴	شیرشاہ روانگی	۱۵-۶
خانیوال آمد	۹-۴۳	ملتان چھاونی آمد	۱۵-۳۵
خانیوال روانگی	۱۰-۶	ملتان چھاونی روانگی	۱۹-۴۵

سٹیشن		وقت	سٹیشن		وقت
		گ - م			گ - م
ملتان چھاؤنی	آمد	۶-۱۲	خانیوال	آمد	۳۲-۲۱
	روانگی	۳۲-۱۲		روانگی	۵۰-۲۲
شیر شاہ	آمد	۵-۱۳	منٹگمری	آمد	۴۵-۴
	روانگی	۱۵-۱۳		روانگی	۱۵-۵
سماسٹہ	آمد	۰-۱۸	لاہور	آمد	۴۵-۱۱

نمبر ۲۷۔ اَپ اور ۲۸ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو اَب خانیوال اور سماسٹہ کے مابین براستہ چودرد چلتی ہیں۔ ۱۱ اَپ اور ۱۲ ڈاؤن کے نام سے صرف خانیوال اور لودھراں کے مابین چلیں گی۔ اور ان کے اوقات حسب ذیل ہیں :-

سٹیشن		نمبر ۱۲ ڈاؤن	سٹیشن		نمبر ۱۱ اَپ
		گ - م			گ - م
خانیوال	روانگی	۱۵-۱۰	لودھراں	روانگی	۴۵-۱۷
لودھراں	آمد	۸-۱۴	خانیوال	آمد	۱۱-۲۱

مابین لاہور و دہلی براستہ بھٹنڈہ

نمبر ۳۹ اَپ اور ۴۰ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو اَب دہلی اور جینڈ کے مابین چلتی ہیں منسوخ کردی جائینگی۔ اور ایک براہ راست گاڑی بھٹنڈہ اور دہلی کے مابین حسب ذیل اوقات پر چلیگی :-

سٹیشن		وقت	سٹیشن		وقت
		گ - م			گ - م
بھٹنڈہ	روانگی	۵۵-۷	دہلی	روانگی	۴-۱۱
جاکھل	آمد	۳۵-۱۰	جینڈ	آمد	۵-۱۵
	روانگی	۴۳-۱۰		روانگی	۳۰-۱۵
نروانہ	آمد	۵۲-۱۱	نروانہ	آمد	۱۸-۱۶
	روانگی	۰-۱۲		روانگی	۲۶-۱۶

سٹیشن		وقت	سٹیشن		وقت
		گ - م			گ - م
جینڈ	آمد	۴۸-۱۲	جاکھل	آمد	۲۳-۱۷
	روانگی	۲۲-۱۳		روانگی	۳۳-۱۷
دہلی	آمد	۶-۱۷	بھٹنڈہ	آمد	۱۵-۲۰

مابین بھون منڈرہ

نمبر ۵ اَپ ۱۰-۴۳ کے بجائے ۱۰-۵ پر منڈرہ سے روانہ ہوکر ۱۴-۴ پر بھون پہنچیگی
نمبر ۶ ڈاؤن ۵-۰ کے بجائے ۴-۳۰ پر بھون سے روانہ ہوکر ۸-۱۷ پر منڈرہ پہنچیگی
نمبر ۸۔ ڈاؤن ۱۵-۳۸ کے بجائے ۱۵-۷ پر بھون سے روانہ ہوکر ۱۹-۸ پر منڈرہ پہنچیگی ؎

مابین لالہ موسیٰ شیرشاہ و ملتان

اسی سیکشن پر گاڑیوں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں ہونگی :-

سٹیشن		نمبر ۳۴ مسافر گاڑی	نمبر ۱۰ مسافر گاڑی
		گ - م	گ - م
لالہ موسیٰ سے	روانگی	۲۱-۳	۴۰-۱۵
ملک وال	آمد	۳۸-۵	۳۲-۱۷
	روانگی	۱۲-۶	۲۵-۱۹
کنڈیاں	آمد	۱۰-۱۳	۳۸-۱
	روانگی	۴۰-۱۳	۴۸-۱
دریا خان	آمد	.. ..	.. ..
	روانگی	.. ..	.. ..
محمود کوٹ	آمد	.. ..	۲۷-۹
	روانگی	.. ..	۸-۱۰
شیر شاہ	آمد	.. ..	۱۰-۱۱
	روانگی	.. ..	۳۲-۱۱

سٹیشن		نمبر ۳۴ مسافر گاڑی	نمبر ۱۰ مسافر گاڑی
		گ - م	گ - م
ملتان چھاؤنی	آمد	.. ..	۵۷-۱۱

سٹیشن		نمبر ۲۲ مسافر گاڑی	نمبر ۹ مسافر گاڑی
		گ - م	گ - م
ملتان چھاؤنی	روانگی	۲-۷	.. ..
شیر شاہ	آمد	۲۷-۷	.. ..
	روانگی	۴۷-۷	.. ..
محمود کوٹ	آمد	۱۰-۹	.. ..
	روانگی	۴۵-۹	.. ..
دریا خان	آمد	۴۴-۱۵	.. ..
	روانگی	۵۹-۱۵	.. ..
کنڈیاں	آمد	۲۷-۱۸	۱۰-۴
	روانگی	۵-۱۸	۴۰-۴
ملک وال	آمد		۵۰-۱۰
	روانگی		۱۲-۱۲
لالہ موسیٰ	آمد		۳۰-۱۴

مابین ملک وال و شورکوٹ

نمبر ۱۷ اَپ اور ۱۸ ڈاؤن شٹل مسافر گاڑیاں جو اب ملک وال اور جھنگ مگھیانہ کے مابین چلتی ہیں۔ شورکوٹ روڈ تک وسیع کردی جائینگی۔ نمبر ۱۷ اپ شورکوٹ سے ۱۰-۱۰ پر روانہ ہوگی اور ۱۶-۲۳ پر سرگودہا سے روانہ ہوکر ۱۹-۵ پر ملک وال پہنچیگی۔ نمبر ۱۸ ڈاؤن ملک وال سے ۵-۵۸ پر روانہ ہوگی۔ اور سرگودہا سے ۸-۴۶ پر روانہ ہوکر ۱۴-۳۶ پر شورکوٹ روڈ پہنچیگی ؎

مابین وزیر آباد و خانیوال

نمبر ۳۲ ڈاؤن لائل پور سے ۱۷-۱۹ پر روانہ

ہوکر شور کوٹ روڈ پر ختم ہونے کے بجائے براہ راست خانیوال جائیگی۔ اور ۲۵-۴ پر خانیوال پہنچیگی ؛

نمبر ۲۸ ڈاؤن اور ۲۷ اپ سماسٹہ سے اور سماسٹہ کو براہ راست براستہ لودھراں چوروتہ جانے کے بجائے خانیوال پر ختم ہوکر وہاں سے روانہ ہونگی ؛

نمبر ۲۷ مسافر گاڑی ۸-۵ پر خانیوال سے روانہ ہوکر ۹-۱۵ پر شور کوٹ روڈ پہنچیگی۔ اور وہاں سے ۱۰-۴۹ پر روانہ ہوگی۔

نمبر ۳۵ اپ ملتان اور خانیوال کے مابین منسوخ کردی جائیگی۔

نمبر ۲۹ اپ ملتان سے ۱۶-۲۰ پر روانہ ہوگی۔ ۱۸-۴ پر خانیوال پہونچیگی۔ وہاں سے ۱۸-۲۱ پر روانہ ہوگی۔ اور شور کوٹ روڈ سے ۲۰-۳۲ پر روانہ ہوگی۔

مابین جموں و وزیرآباد

نمبر ۸ مسافر گاڑی جموں سے ۶-۱۰ پر روانہ ہوگی۔ اور سیالکوٹ سے ۷-۵۰ پر روانہ ہوکر ۹-۷ پر وزیرآباد پہنچیگی۔

نمبر ۶ مسافر گاڑی جموں سے ۱۳-۴۰ پر روانہ ہوگی۔ اور سیالکوٹ سے ۱۴-۲۷ پر اور ۱۵-۵۴ پر وزیرآباد پہونچیگی۔

نمبر ۵ مسافر گاڑی ۱۲-۰ پر وزیرآباد سے روانہ ہوکر ۱۳-۲۰ پر سیالکوٹ پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۱۳-۴۰ پر روانہ ہوکر ۱۵-۱۰ پر جموں (توی) پہونچیگی۔

مابین نارووال و سیالکوٹ

نمبر ۱۴ مسافر گاڑی ۶-۰ کے بجائے ۴-۳۰ پر نارووال سے روانہ ہوکر ۶-۱۵ پر سیالکوٹ پہونچیگی۔

نمبر ۱۳ مسافر گاڑی ۱۱-۰ کے بجائے ۸-۴ پر سیالکوٹ سے روانہ ہوکر ۱۱-۲۵ پر نارووال پہونچیگی۔

مابین امرتسر قصور و رائے ونڈ

اسٹیشن		نمبر [illegible] مسافر گاڑی		نمبر [illegible] مسافر گاڑی	
		گ	م	گ	م
امرتسر	روانگی	۶	۲۵	۱۹	۱۰
قصور	آمد	۹	۴۶	۲۲	۳
	روانگی	..	..	..	..
رائے ونڈ	آمد	..	..	..	..

اسٹیشن		نمبر ۳۷ مسافر گاڑی		نمبر ۳۹ مسافر گاڑی	
		گ	م	گ	م
رائے ونڈ	روانگی	..	..	۱۷	۵۰
قصور	آمد		..	۱۸	۳۴
	روانگی	[illegible]	۰	۲۰	۱۰
امرتسر	آمد	۹	۵۷	۲۳	۱۵

مابین کوئٹہ و کراچی

نمبر ۱ اپ اور ۲ ڈاؤن کوئٹہ میل گاڑیاں براستہ پڈعیدن جائینگی۔ اور ان گاڑیوں اور نمبر ۳ اپ اور ۴ ڈاؤن مسافر گاڑیوں (مابین روہڑی و کوئٹہ) کے اوقات حسب ذیل نقشہ کے مطابق ہونگے

اسٹیشن		نمبر ۲ کوئٹہ میل		نمبر ۴ مسافر گاڑی	
		گ	م	گ	م
کوئٹہ	روانگی	۱۴	۳۴	۱۹	۰
سبی	آمد	۲۰	۹	۰	۴۱
	روانگی	۲۰	۳۴	۱	۱۵
جیکب آباد	آمد	۰	۵	۵	۵۲
	روانگی	۰	۲۰	۶	۱۴
رک	آمد	۲	۱۰	۸	۲۲
	روانگی	۲	۲۵	۸	۵۷
سکھر	آمد	۳	۱۹	۹	۳۹
	روانگی	۳	۳۵	۹	۵۵
روہڑی	آمد	۳	۵۰	۱۰	۱۰
	روانگی	۴	۳۰	..	..
حیدرآباد	آمد	۱۳	۳۳	..	..
	روانگی	۱۴	۴۷	..	..
کوٹری	آمد	۱۴	۸	..	..
	روانگی	۱۴	۳۴	..	..
کراچی شہر	آمد	۱۸	۱۵	..	..

اسٹیشن		نمبر ۱ کوئٹہ میل		نمبر ۳ مسافر گاڑی	
		گ	م	گ	م
کراچی شہر	روانگی	۱۰	۱۲		
کوٹری	آمد	۱۳	۵۰	..	..
	روانگی	۱۴	۶	..	..
حیدرآباد	آمد	۱۴	۳۷	..	..
	روانگی	۱۴	۵۰	..	..
روہڑی	آمد	۲۳	۵۵	..	..
	روانگی	۰	۳۸	۱۱	۵۸
سکھر	آمد	۰	۵۳	۲۰	۱۳
	روانگی	۱	۱۲	۲۰	۴۳
رک	آمد	۱	۳۵	۲۱	۲۵
	روانگی	۲	۱۵	۲۱	۵۳
جیکب آباد	آمد	۴	۱۱	۲۳	۵۴
	روانگی	۴	۲۶	۰	۱۲
سبی	آمد	۸	۲۳	۵	۹
	روانگی	۸	۵۳	۵	۳۷
کوئٹہ	آمد	۱۲	۵۵	۱۳	۳۳

نمبر ۵ لوکل ۶-۲۵ کے بجائے ۵-۱۵ پر روہڑی سے روانہ ہوکر ۵-۳۰ پر سکھر پہنچیگی۔

نمبر ۴۴ ڈاؤن اور ۴۱ اپ شٹل لاڑکانہ اور رک کے مابین چلنے کے بجائے لاڑکانہ اور جیکب آباد کے مابین براہ راست چلیں گی۔ ان گاڑیوں کے اوقات حسب ذیل ہونگے۔

اسٹیشن		وقت		اسٹیشن		وقت	
		گ	م			گ	م
جیکب آباد	روانگی	۱۴	۶	لاڑکانہ	روانگی	۶	۳۰
رک	آمد	۱۶	۱۰		آمد	۸	۱۰
	روانگی	۱۶	۵۰		روانگی	۸	۵۰

لاڑکانہ	آمد	۱۹	۲۰	جیکب آباد آمد	۱۰ ۵۵

نمبر ۵ لوکل سکھر سے ۱۵-۸ اپر روانہ ہوکر ۱۶-۵ پر رک پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۱۶-۵۵ پر روانہ ہوکر ۱۹-۲ پر جیکب آباد پہونچیگی۔

نمبر ۸ لوکل ۱۹-۴۶ پر جیکب آباد سے روانہ ہوکر ۲۱-۴۷ پر رک پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۲۲-۱۰ اپر روانہ ہوکر ۲۳-۸ اپر روہڑی پہونچیگی۔

مابین بدین وکوٹری

نمبر ۵۹ ڈاؤن ۸-۲۸ کے بجائے ۶-۱۵ ابر بدین سے روانہ ہوگی۔ اور ۱۰-۵۱ پر حیدرآباد سے روانہ ہوکر ۱۱-۱۵ اپر کوٹری پہونچیگی۔

مابین کشمور وجیکب آباد

سٹیشن		نمبر ۱ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۱۲ مسافر گاڑی گ	م
کشمور	روانگی	۶	۰	۱۳	۳
جیکب آباد	آمد	۱۲	۳۰	۱۹	۳۱

سٹیشن		نمبر ۹ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۱۱ مسافر گاڑی گ	م
جیکب آباد	روانگی	۶	۰	۱۴	۲۲
کشمور	آمد	۱۲	۲۸	۲۰	۵۶

مابین کوئٹہ وزداپ

نمبر ۲۴ ڈاؤن مسافر گاڑی ۴ بجے شام کے بجائے ۵ بجے شام زداپ سے روانہ ہوکر موجودہ وقت معینہ پر مرجادہ پہونچیگی۔

نمبر ۴۴ ڈاؤن ۱۴ اپ ۱۱-۵۶ کے بجائے ۱۱-۴۶ پر کوئٹہ سے روانہ ہوگی۔ اور مرجادہ سے ۶-۰ کے بجائے ۴-۰ پر روانہ ہوکر ۱۱-۰ پر زداپ پہونچیگی۔

مابین سماسٹہ و بھٹنڈہ

سماسٹہ اور بھٹنڈہ کے مابین نمبر ۲۱ اپ اور ۲۲ ڈاؤن مسافر گاڑیوں کے اوقات حسب ذیل نقشے کے مطابق کئے جائینگے۔

سٹیشن		نمبر ۲۲ مسافر گاڑی گ	م	سٹیشن		نمبر ۲۱ مسافر گاڑی گ	م
سماسٹہ	روانگی	۴	۱۰	بھٹنڈہ	روانگی	[illegible]	۵۵
بہاول نگر	آمد	۹	۵۶	بہاول نگر	آمد	۱۶	۴۶
	روانگی	۹	۱۶		روانگی	۲۰	۳۶
بھٹنڈہ	آمد	۱۳	۵۵	سماسٹہ	آمد	۲	۰

مابین بھٹنڈہ وراجپورہ

نمبر ۲۳۲ مسافر گاڑی ۵-۰ کے بجائے ۴-۳۳ پر بھٹنڈہ سے روانہ ہوکر ۷-۱۳ پر دھوری پہنچیگی۔ وہاں سے ۹-۲۰ پر روانہ ہوکر ۱۱-۴۵ پر راجپورہ پہنچیگی۔ اور وہاں سے ۱۲-۵ پر روانہ ہوکر ۱۳-۵ پر انبالہ چھاؤنی پہونچیگی۔

مابین لدھیانہ وجاکھل

نمبر ۲۷ اپ مسافر گاڑی ۴-۰ کے بجائے ۴-۱۳ پر جاکھل سے روانہ ہوکر ۷-۴۶ پر دھوری پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۸-۶ پر روانہ ہوکر ۱۰-۱۱ پر لدھیانہ پہنچیگی۔

مابین مکلوڈگنج روڈ ولدھیانہ

مکلوڈگنج روڈ اور لدھیانہ کے مابین حسب ذیل اوقات پر گاڑیاں چلیں گی۔

سٹیشن		نمبر ۱۶ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۸ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۱۹۲ مسافر گاڑی گ	م
مکلوڈگنج روڈ	روانگی	۴	۳۰	۱۱	۲۷	۰۰	۰۰
فیروزپور چھاؤنی	آمد	۹	۳۴	۱۷	۵	۰۰	۰۰
	روانگی	۱۰	۳۳	۱۷	۵۵	۶	۱۳
لدھیانہ	آمد	۱۵	۱۲	۲۱	۴۵	۹	۴۷

سٹیشن		نمبر ۷ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۱۰۵ مسافر گاڑی گ	م	نمبر ۱۸۳ مسافر گاڑی گ	م
لدھیانہ	روانگی	۵	۸	۱۲	۱۲	۱۹	۱۵
فیروزپور چھاؤنی	آمد	۸	۵۲	۱۵	۵۱	۲۲	۵۰
	روانگی	۱۰	۳۰	۱۶	۵۰	۱۳	۰
مکلوڈگنج روڈ	آمد	۱۲	۶	۱۳	۰۰	۰۰	۰۰

مابین لودھیانہ۔ جالندھر وہوشیارپور

نمبر ۳۰ مسافر گاڑی ۶-۳۰ کے بجائے ۴-۸ پر لودھیانہ خاص سے روانہ ہوکر ۵-۱۵ پر جالندھر شہر پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۶-۵۵ پر روانہ ہوکر ۹-۴۴ پر ہوشیارپور پہونچیگی۔

جالندھر شہر سے ۱۳-۲۰ پر روانہ ہونے والی گاڑی ۱۳-۰ پر روانہ ہوکر ۱۴-۳۵ پر ہوشیارپور پہنچیگی۔

نمبر ۲۴ مسافر گاڑی ۷-۲۷ کے بجائے ۵-۱۰ پر ہوشیارپور سے روانہ ہوکر ۶-۴۴ پر جالندھر پہونچیگی۔

نمبر ۲۹ مسافر گاڑی ۱۵-۴۰ کے بجائے ۱۵-۵ پر ہوشیارپور سے روانہ ہوکر ۱۶-۴۰ پر جالندھر شہر پہنچیگی۔ اور وہاں سے موجودہ وقت معینہ پر روانہ ہوگی۔

بہت سی مزید چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں اور درمیانی سٹیشنوں کے اوقات سٹیشن ماسٹروں یا ان بڑے بڑے ٹائم ٹیبلوں سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو سٹیشنوں کی دیواروں پر چسپاں ہوتے ہیں۔

دستخط

اے ٹی سٹاول ٹریفک منیجر

دفتر

ٹریفک منیجر

لاہور ۲۰ رمئی ۱۹۲۲ء

ہندوستان کی خبریں

وفد افغانیہ کی یورپ سے واپسی

ایک افغانی وفد جو سردار ولی محمد خاں صاحب کی سرکردگی میں کچھ عرصہ سے یورپ اور امریکہ میں تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے سیاحت کر رہا تھا واپس آگیا۔ بمبئی میں خلافت کمیٹی وغیرہ نے پرجوش استقبال کیا۔ بمبئی سے روانہ ہو کر وفد ۲۰ رکو دہلی پہنچا۔ یہاں ہندو مسلمان لیڈروں نے بڑے مجمع کے ساتھ استقبال کیا۔ بازاروں میں جلوس نکالا گیا۔ وفد نے مسلم قومی مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اور چار ہزار روپے مدرسہ کی امداد کے لئے دئے۔ پھر دیانند ہائی سکول کا معائنہ کیا۔ اور اس کے لئے بھی چار ہزار روپے دئے۔ اسی طرح مسلم گرلز سکول اور آریہ سماج گرلز سکول کو ایک ایک ہزار کی رقم دی۔ ۲۷ رمئی کو وفد فرنٹیئر ٹرین میں امرتسر اور لاہور سے گذرا۔ اور گاڑی کے ٹھہرنے کے وقفہ میں کچھ لوگوں نے ملاقات کی۔ اور پھل پھول پیش کئے۔

کراچی اور لنڈن کے درمیان سلسلہ تار

شملہ ۲۵ رمئی۔ لنڈن کی انڈو یورپین ٹیلیگراف کمپنی اپنی سابقہ رپورٹوں کی تصدیق کرتی ہے کہ انہیں اوائل جولائی میں کراچی اور لنڈن کے درمیان سلسلہ تلغراف قائم ہو جانے کی توقع ہے۔

ایک جھگڑے میں کرپان کا استعمال

لاہور ۲۵ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ تھانہ برکی ضلع لاہور میں روپیہ کے معاملہ میں سکھوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا۔ جس میں کرپان استعمال کی گئی اور ضرب لگائی گئی۔

ینگ انڈیا کا نیا ایڈیٹر

احمد آباد ۲۵ رمئی۔ مسٹر شعیب قریشی اخبار انڈی پنڈنٹ کے ایڈیٹر ہو کر الہ آباد چلے گئے ہیں۔ انکی جگہ مسٹر سی راج گوپال اچاریہ ینگ انڈیا کے اڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

قانون مغویانہ کے خاتمہ پر جلسہ

شملہ ۲۶ رمئی۔ لاہور۔ امرتسر۔ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں قانون مجالس مغویانہ کا نفاذ ۲۴ رمئی کو ختم ہو گیا۔ لاہور کے تارکین موالات نے کل شام کو ایک عام جلسہ کیا۔ جس میں حکومت کی تشدد کی پالیسی پر نکتہ چینی کی اور کانگریس پروگرام کے عملدرآمد پر زور دیا گیا۔ دیگر نا موالاتی جلسوں کے برخلاف بہت کم مجمع تھا۔

شہزادہ ویلز کی کولمبو میں واپسی

کولمبو ۲۰ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج شام کے وقت شہزادہ ویلز کا جہاز ٹرنکومالی پہنچیگا۔ معلوم نہیں مگر شاید وہ تیل لینے یہاں آئے۔ سرکاری حلقہ اس بارہ میں خاموش ہیں۔ مگر اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ شہزادہ صاحب ۴ یوم سیلون میں رہیں گے۔ اور جزیرہ کی خوب سیر کریں گے۔

فیروز پور میں گاؤکشی کی ممانعت

میونسپل کمشنران فیروز پور نے حال ہی میں ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ حدود میونسپلٹی کے اندر کوئی گائے ذبح نہ کی جائے۔

ہندوستان میں طاعون

ہفتہ مختتمہ ۲۰ رمئی کی رپورٹ مظہر ہے کہ طاعون کی تمام ہندوستان میں ۲۸۵ وارداتیں اور ۹۲ متوفیہ ہوئیں۔

ایلومینیم کمپنی کی ہڑتال جاری ہے

مدراس ۲۴ رمئی۔ ہندوستانی ایلومینیم کمپنی کے ہڑتالی ابھی تک ہڑتال پر ہیں۔ صورت حال میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

مزدوروں کی بے چینی دور کرنے کی تدبیر

کچھ عرصہ سے گورنمنٹ ہند اس بات پر غور کر رہی تھی۔ کہ کسی طرح ایک فہرست تیار کی جائے جس سے ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوری کرنے والوں کے اخراجات زندگی کا موازنہ کیا جا سکے۔ تاکہ اگر یہ فہرست مالکان اور مزدوروں کو منظور ہو۔ تو اسمیں مندرجہ اجرت کے درجوں کے مطابق تنخواہ دینے سے کسی حد تک بے چینی کم ہو جائے۔ اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کے بعد گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بعض مشکلات کے باعث تمام ہندوستان کے اعداد و شمار حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہت سی لوکل گورنمنٹوں نے اپنے اپنے صوبوں کی فہرست تیار کرنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ امید ہے کہ ان کی تیار کردہ فہرست مالکان اور مزدوروں کے لئے اطمینان بخش ہوگی۔

بنگال میں خلاف ورزی قانون کا آغاز

کلکتہ ۲۵ رمئی۔ بنگال کانگریس کمیٹی کا جلسہ ۲۲ رمئی کو میمن سنگھ میں منعقد ہوا۔ مسٹر ہردیا ناگ صدر تھے۔ اور تقریباً تمام اضلاع بنگال سے چھیالیس ارکان شریک جلسہ ہوئے تھے۔ ایک قرارداد منظور کی گئی کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے احکام کی انفرادی خلاف ورزی قانونی کی اجازت دی جائے۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے نمک اور جنگلات کے قوانین اور چوکیداری محصولوں کے بارے میں محدود اجتماعی خلاف ورزی قانون کی منظوری کی درخواست کی جائے۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی وجہ

مدراس ۲۴ رمئی۔ مدراس میل کا وقائع نگار مقیم کولمبو رقمطراز ہے۔ جناب وی ایس شاستری نے دوران ملاقات میں بیان کیا۔ کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری ان لوگوں کی عین مرضی کے مطابق ہے جنہوں نے مسٹر مانٹیگو کے طرز عمل کی متواتر مخالفت کی تھی۔ مسٹر شاستری نے یہ بھی بیان کیا کہ لوگوں کو لارڈ پیل کے طرز عمل میں ناخوشگوار تبدیلی نظر آتی ہے۔ مگر مجھے یاس و ناامیدی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری کے موقع پر کسی پر اشتداد مظاہرہ کا ظہور میں نہ آنا اس حقیقت پر منتج ہوتا ہے کہ تحریک ترک موالات کی ہڑتال کی جا چکی ہے۔

میونسپلٹی بنارس میں غبن کا مقدمہ

بنارس بلدیہ نے کیشور ناتھ رائے کے اجلاس میں ہریندر کمار برجی اور ان کے بھائیوں کے خلاف ۶۵ ہزار روپے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ دعویٰ کی علت غائی یہ ہے کہ ہریندر کمار برجی کے بھائی مسٹر جوگیش چندر مکرجی بلدیہ کے معاون تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے کچھ روپیہ غبن کر لیا۔ اور حساب درست نہیں رکھا۔ بلدیہ کے حساب میں ۴۶ ہزار روپیہ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ مجسٹریٹ نے بلدیہ کی استدعا پر قبل از فیصلہ قرقی کے احکام جاری کر دئے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

مہاراجہ کوچ بہار کی لڑکی کو طلاق لندن ۲۴ مئی۔ مسٹر لائنول بینڈ نے مہاراجہ کوچ بہار کی بیٹی راج کماری پرتیوا سندری کو جس کی کچھ عرصہ پیشتر ان سے شادی ہوئی تھی۔ طلاق دیدی ہے۔

انگریزی جہاز "مصر" کی غرقابی لندن ۲۴ مئی۔ ایک فرانسیسی اخبار نے جہاز "مصر" کے امیر البحر کا بیان شائع کیا ہے۔ جس کا بیان ہے۔ کہ غرق ہونے سے پیشتر لوگوں پر سخت دہشت طاری ہو گئی۔ چاقو نکال لئے گئے۔ اور ریوالور فائر کئے گئے۔ باقی ماندہ لوگوں کا بیان ہے کہ لوگوں پر سخت وحشت سوار تھی اور خوفزدہ لڑکے اور عورتیں ہر طرف منہ اٹھائے بھاگ رہی تھیں۔

عرب برطانوی حکمرانی کے خلاف نہیں لندن ۲۳ مئی۔ دارالعوام میں مسٹر چرچل نے ایک سوال کے جواب میں اس خبر کی تردید کی کہ شاہ فیصل اور عرب وزرائے سرپرستی کاکس کو یہ لکھا کہ عراقی برطانیہ کی علمبرداری میں رہنا نہیں چاہتے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب سے عراق پر برطانیہ کا قبضہ ہوا ہے اس وقت سے آجتک مٹی کے تیل کا کوئی ٹھیکہ کسی کمپنی کو نہیں دیا گیا ہے۔ البتہ جنگ سے پہلے ترکوں نے جو ٹھیکے اور مراعات بغداد اور موصل کے نواح میں دے رکھے تھے۔ ان کے متعلق پٹرولیم کمپنی نے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا ہے۔

ولایت میں سخت گرمی لندن ۲۲ مئی:۔ کل لندن میں نہایت شدید گرمی پڑی گذشتہ ۲۰ سال میں کبھی ایسی سخت گرمی نہیں پڑی پارہ کا درجہ سایہ میں ۸۶ تک پہنچ گیا ہے۔

روس کے خلاف مسٹر لائڈ جارج کی دہشت انگیزی لندن ۲۵ مئی آج دارالعوام میں مسٹر لائڈ جارج نے جنیوا کانفرنس کی بحث کا افتتاح کیا۔ روس کے متعلق انہوں نے کہا کہ روسی جرمن معاہدہ اس آنے والے طوفان کا ایک نشان ہے۔ جو روس کے متعلق لاپروائی برتنے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ جرمنی کو فی الحال غیر مسلح کر دیا جائے۔ مگر کوئی شے اس کے دوبارہ ہتھیار اٹھا لینے کو مانع نہیں ہو سکتی۔ روس اس وقت سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ مگر وہ ایک نہایت طاقتور قوم ہے۔

مسٹر کلائنز نے کہا کہ لیبر پارٹی کسی عام تنسیخ خرابہ جات بالخصوص روسی قرضہ کی تنسیخ کو منظور نہیں کر سکتی۔

ترکان احرار کی فرانس کو تہدید۔ لندن ۲۲ مئی:۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ترکان احرار کے قائم مقاموں نے حکومت فرانس کو تہدید کی ہے کہ اگر وہ مظالم ترکی کے بارے میں ایسا رویہ اختیار کرے گی جو حکومت انگورہ کے لئے ناقابل اطمینان ہو گا تو معاہدہ انگورہ کی رو سے فرانس کو جو مراعات دی گئی تھیں وہ مسترد کر دی جائیں گی۔

بلفاسٹ میں خطرناک جنگ کے آثار لندن ۲۶ مئی:۔ باہمی جنگ اور آتشبازی کا سلسلہ جاری ہے کل چھ آدمی مقتول اور چودہ مجروح ہوئے ہیں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گیارہ بجے سے چھ بجے تک کوئی شخص باہر پھرتا نظر نہ آئے۔ چھ اضلاع میں یہ حکم نافذ ہوا ہے۔

ہسپتالوں میں گنجائش نہیں رہی ہے۔ میدان جنگ کے لئے ہسپتالوں کا مسئلہ زیر غور ہے۔

کئی اضلاع میں خندقیں کھودی جا رہی ہیں شہر کے جنوبی نواح میں خاردار تار لگائے جا رہے ہیں۔ اور ریت کے تودے باندھے جا رہے ہیں۔

جنوبی حصہ میں انتخابات کے لئے سرگرمی سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

انجمن کاشتکاران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام کنیتوں کے لئے جدوجہد کریں لیکن معاہدہ کے متعلق اظہار پسندیدگی نہیں کیا ہے۔

کمیٹی تحقیقات میں ایک مسلمان کی شمولیت لندن ۱۸ مئی۔ دارالعوام میں سر جان ریس نے آج سوال کیا کہ آیا پونٹس کے یونانیوں پر ترکی مظالم کی تحقیقاتی کمیٹی میں کوئی خود مختار ممتاز ہندوستانی مسلمان شامل کیا جائیگا۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا اس پر غور کیا جائیگا۔

پونٹس کے یونانیوں کی مسلح بغاوت غلط ہی لندن ۱۸ مئی۔ ایک سوال پر دفعتہً مسٹر چیمبرلین نے دارالعوام میں کہا کہ گورنمنٹ کے پاس وجوہ ہیں۔ کہ پونٹس کی یونانی مسلح بغاوت کے بارے میں ترکی بیان کو بے بنیاد سمجھے یونانی جنگی جہازوں نے آئنی بولی اور دیگر مقامات پر گولہ باری کی۔ لیکن کوئی شہادت اس امر کی نہیں ملتی کہ کوئی اسلحہ ساحل پر اتارا گیا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ پونٹس کے یونانیوں کے درمیان ایک تحریک موجود تھی۔ جس کا مقصد پانٹس کو ترکی بدنظمی اور حکومت سے آزاد کرنا ہے۔ اور جس کی ہمت افزائی پونٹس کے یونانی جو بیرونجات میں رہتے ہیں۔ انجمن کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں۔

جنیوا میں ایک اور کانفرنس پیرس ۲۲ مئی۔ انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ دول متحارب نے جنیوا میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس کے اجلاس میں۔ یوکرن۔ ایران روس اور جمہوریت قفقاز شامل ہونگے۔

حراست مصر کا تشان موقوف سرکاری طور پر قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے شاہ جارج کی تخت نشینی اور پیدائش کی سالانہ یادگار جو ۱۹۱۴ء سے جب سے کہ مصر کی "حراست" کا اعلان کیا گیا تھا۔ مصر میں جاری تھی۔ موقوف کر دی گئی ہے۔ سرکاری دفاتر ان دونوں تقریبوں کو چھٹیاں نہ ہوا کریں گی۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا